﴿گزشتہ سے پیوستہ﴾

The Kneeling Christian

باب 4 : نشان مانگنا

Asking for Signs

دعائیہ جنگجو مرد و خواتین خدا کی مرضی یعنی صحائف میں درج خدا کے وعدوں کے لیے فریاد کرتے رہتے ہیں۔ وہ ایک وعدے کے لیے گھنٹوں یا پھر دنوں دعا مانگتے رہیں گے جب تک کہ پاک روح اچانک ان پر ظاہر نہ کر دے کہ خدا نے ان کی دعا سن لی ہے اور انہیں اس بات یا وعدے کے لئے دعا مانگنے کی مزید ضرورت نہیں۔ یعنی ایسا لگتا ہے جیسے خدا ان سے واضح لہجے میں کہہ رہا ہو کہ "تیری دعا سن لی گئی ہے اور تیرے دل کی خواہش کے مطابق تجھے عطا کر دیا گیا ہے۔" یہ بات صرف ایک شخص کا تجربہ نہیں ہے بلکہ ان سبھی افراد کا تجربہ ہے جن کے لیے دعا زندگی کا محور اور مقصد ہے اور ہم سب جانتے ہیں کہ دعا کا مطلب خدا سے باہم گفتگو کرنا ہے۔ یعنی خدا سے گفتگو کرتے رہنا ان کی زندگی کا مرکزی حصہ ہے۔ ایسا تجربہ صرف ایک بار نہیں ہوتا بلکہ یہ روزمرہ اور بلاناغہ کا معمول ان کی زندگی میں ہوتا ہے وہ کبھی اس طرزِ زندگی کو نہیں بدلتے۔ اس لیے ہمیں بھی دعا کو اپنی زندگی میں اوّلیت دینے کی ضرورت ہے۔ دعائیہ زندگی کو متحرک کرنے کی ضرورت ہے۔ خدا نے موسیٰ کو یہ سکھایا: تو کیوں مجھ سے فریاد کر رہا ہے؟ "بنی اسرائیل سے کہہ کہ وہ آگے بڑھیں!" (خروج 15:14)

چین کے ملک میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والے مشنریوں میں سے زیادہ مشہور ڈاکٹر فورتھ تھے۔ جب بھی ان سے پوچھا جاتا کہ آپ کسی بات کے بارے میں اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں تو وہ مسکراتے ہوئے کہتے کہ ''میں جانتا تھا کہ خدا نے جواب دے دیا ہے۔'' ''مجھے دعا کا جواب مل گیا ہے۔'' ''مجھے ایسے یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ خدا نے رستہ کھول دیا ہے۔'' ایسے ہی جوابات ہمیشہ ان کے پاس ہوتے ہمیں ایسے جوابات سے حیران ہونے کی ضرورت نہیں۔ کیا خداوند یسوع نے یہ نہیں کہا تھا کہ "جو کچھ میں تم کو حکم دیتا ہوں اگر تم اسے کرو تو میرے دوست ہو بلکہ میں نے تمہیں دوست کہا ہے۔" (یوحنا 15:14-15)۔ کیا یہ آپ کے لیے حیران کر دینے والا نہیں کہ خداوند نے ہمیں اپنے دوست بنا لیا ہے جو اس کے منصوبوں اور

مقاصد سے کچھ واقف ہوسکتے ہیں؟ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کچھ لوگ اکثر سوچتے ہیں کہ خدا کی دوستی کا تجربہ صرف کچھ خاص مخصوص کردہ مقدسین کے لیے ہے یا کیا وہ چاہتا ہے کہ تمام ایماندار مسیحی یکساں ایمان کے باعث خدا کی ایک جیسی دوستی کا تجربہ بھی کریں یعنی سب کی دعاؤں کا جواب ملنے کی یکساں یقین دہانی رکھیں؟ تو ہم یہ بات دل میں بٹھالیں کہ خدا کسی کا طرف دار نہیں اس لیے جو بھی ایماندار سچے دل سے اسے پکارے گا وہ اس کی دوستی، مرضی اور ارادوں میں شریک ہوگا۔ اور ہم، اگر اس کے حکموں پر عمل کریں گے تو اس کے دوست ٹھہریں گے۔ اس کے حکموں میں سے ایک حکم "دعا مانگے" کا بھی ہے ہمارے خداوند نے شاگردوں کو حکم دیا کہ "خدا پر ایمان رکھو" (اس کا حقیقی ترجمہ بنتا ہے کہ "خدا جیسا ایمان رکھو") تب اس نے یہ فرمایا "جو کوئی اس پہاڑ سے کہے تو اُکھڑ جا اور سمندر میں جاپڑ اور اپنے دل میں شک نہ کرے بلکہ یقین کرے کہ جو کہتا ہے وہ ہوجائے گا تو اس کے لیے ہوجائے گا۔ اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کچھ تم دعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تم کو مل گیا اور وہ تم کو مل جائے گا۔" (مرقس 11:23-24)

یقین کیجئے خداوند نے کیسا زبردست وعدہ کر دیا ہے اور اسی دوستی کا تجربہ کرنے کو خداوند نے کہا ہے اور حقیقی دعا گو لوگ یہ کام تو کرتے ہیں۔ غیر ایماندار اس کو فطری طور پر سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ادھورے ایماندار اس بات پر حیران ہوتے رہتے ہیں کہ یہ سب کیسے ممکن ہے مگر وہ دعا مانگنا نہیں چاہتے۔ لیکن خداوند یہ چاہتا ہے کہ اس کے سب شاگرد دنیا میں پہچانے جائیں کہ ہم خداوند کے شاگرد ہیں اور اس نے ہمیں بھیجا ہے۔ "جیسے کہ باپ نے اسے بھیجا تھا۔" (یوحنا 18:17) (یوحنا 21:20) دنیا کو کیسے پتہ چلے گا کہ ہم اس کے شاگرد ہیں؟ اس وقت لوگ جانیں گے جب ہم سب آپس میں محبت رکھیں گے (یوحنا 35:13) لیکن ایک اور ثبوت دنیا کے لئے یہ ہوگا جب اسے پتہ چلے گا کہ "خدا ہمیشہ ہماری سنتا ہے" (یوحنا 42:11) اس سے میرے دل میں جارج مُلر کی زبردست دعائیہ زندگی کا خیال آتا ہے۔ ایک مرتبہ جب وہ کیوبک کے علاقے سے لیور پُول جارہے تھے تو انہوں نے نیو یارک میں ایک خط بھیجا تھا جو زبردست

دعا کے بعد لکھا تھا کہ انہیں ایک کرسی کی اشد ضرورت ہے اور وقت پر انہیں مل جائے تا کہ وہ چھوٹے بحری جہاز پر سوار ہونے سے پہلے حاصل کرلیں تا کہ ان کی شریک حیات آرام سے کرسی پر بیٹھ سکے کیونکہ اسے سمندر میں کافی پریشانی ہوتی تھی۔ جہاز چلنے میں آدھا گھنٹہ باقی تھا مگر کرسی ابھی تک نہیں پہنچی تھی۔ ان کے ایک دوست نے کہا کہ اب کرسی نہیں آئے گی آپ بازار سے ایک خرید لیں تو ان کا جواب تھا کہ مجھے پتہ ہے کہ کرسی ضرور آئے گی کیونکہ میری بیوی کو اس کی شدید ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے خاص طور پر دعا مانگی ہے اس لیے ہمارا آسمانی باپ ہمیں مہیا کر کے انتہائی خوش ہوگا اور ہم اس پر بھروسہ کریں گے وہ جہاز پر سوار ہو گئے اس یقین کے ساتھ کہ ان کا بھروسہ نہیں ٹوٹے گا اور نہ ہی ان کا ایمان رد کیا جائے گا۔ اور جب جہاز چلنے میں صرف ایک منٹ رہ گیا تھا تو ایک بڑی ویگن آ کر رکی اور اس پر سب سے اوپر ایک کرسی رکھی تھی جو فوری طور پر اتار کر اس شخص کے ہاتھ میں تھما دی گئی جو نئی کرسی خریدنے کا مشورہ دے رہا تھا۔ جب وہ کرسی جارج مُلر کو دی گئی تو انہوں نے حیران ہوئے بغیر صرف خداوند باپ کی شکرگزاری کی۔ ایسے جواب جارج مُلر کے لیے نئے نہیں تھے بلکہ روز کا معمول تھا۔ یہ تاخیر بھی ان کے دوست کو سکھانے کے لیے خدا نے انتظام کیا تھا اور یہ سبق ہمارے لیے بھی تھا۔ خدا ہمیں سکھانے کے لیے بے شمار طریقے استعمال کرتا ہے مگر ہم سیکھنے میں کتنے سست ہیں! اور اس وجہ سے ہم کتنے فوائد سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ افسوس ہم خدا سے تعلق رکھنے میں کتنے کاہل ہیں۔ آپ اندازہ کیجئے خدا ہمیں کتنے فائدے پہنچانا چاہتا ہے لیکن کیا ہم اس کا اندازہ کر پا رہے ہیں؟ اس کا اندازہ ہمیں اس وقت ہوگا جب ہم جواب حاصل کرنے کے لیے دعائیں مانگنا شروع کر دیں گے۔ اگر کسی کو شک ہو کہ خدا اپنا امتحان کرنے کا نہیں کہتا تو اس کو مس ایمی کار مائیکل کا لکھا ہوا چھوٹا کتابچہ ''صرف رُقعہ نہیں'' پڑھنا چاہیے۔ اس کتابچے میں وہ بار بار بتاتی ہیں خدا نے ہر بات میں دعا کا جواب دیا۔ اس کتابچے کو پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ خدا کا ہاتھ ان کے ہر معاملے میں تھا۔ ایک بار ایک ہندو بچی کو ''مذہبی شرمندگی'' سے بچانے کے لئے ان کو سو روپے کی اشد ضرورت تھی انہیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ کیونکہ اتنے روپے میں وہ کئی بچیوں کی مدد کر سکتی تھیں۔ مس ایمی ولسن کارمائیکل نے محسوس کیا کہ انہیں اس کے لئے دعا مانگنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے انہوں نے خدا سے یہ دعا مانگنا

شروع کی خداوند مجھے صرف سو روپے بھیج جس سے ظاہر ہوگا کہ تیری مرضی ہے کہ میں اس بچی کو مذہبی شرمندگی سے بچاؤں۔ اور پھر پیسہ آیا اور بھیجنے والے نے خط بھی لکھا کہ وہ سو روپے سے کم بھیجنا چاہ رہا تھا مگر چیک لکھتے ہوئے اس نے سو روپے ہی لکھے۔ مشنری ایمی لکھتی ہیں کہ انہوں نے خدا سے ہر معاملے کے لیے دعا مانگی اور خدا نے کسی بھی وقت انہیں ناکام نہیں کیا۔ خدا نے ہر جگہ ان کی ضرورت پوری کی۔ اور انہیں ہر اچھی چیز ضرورت کے مطابق کثرت سے مہیا کی۔ انہیں کبھی ٹیلی گرام سے پیسے آجاتے، کبھی کوئی منی آرڈر کرتا۔ کبھی ہجوم میں سے اچانک کوئی شخص آتا اور ہاتھ ملا کر پیسے ہاتھ میں تھما کر واپس ہجوم میں غائب ہوجاتا! کیا یہ حیران کن نہیں؟ یہ تو انتہائی زبردست ہے! زبردست کہنے کا مطلب ہے کہ ہم ایمان میں مزید بڑھنا چاہتے ہیں۔ یوحنا رسول خدا کے روح کی ہدایت سے کیا کہتا ہے؟ **"ہمیں جو اس کے سامنے دلیری ہے اس کا سبب یہ ہے کہ اگر اس کی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے اور جب ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہماری سنتا ہے تو یہ بھی جانتے ہیں کہ جو ہم نے اس سے مانگا ہے وہ پایا ہے۔"** (ا۔یوحنا5:14-15)

کیا مجھے اور آپ کو خدا کے سامنے ایسی دلیری ہے؟ اگر نہیں، تو کیوں نہیں؟ یہ زبردست اور حیران کن ہے۔ ایسا کہنے کا مطلب ہے کہ ہم بھی ایسا ہی ایمان حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کیوں کہ خدا کے لیے دعاؤں کا جواب دینا بالکل عام اور سادہ سی بات ہے؛ اس کے لیے یہ کوئی انوکھی یا حیران کن بات نہیں۔ اب جو بات میں کرنے جارہا ہوں وہ ذرا دھیان سے سمجھنے کی کوشش کیجئے گا۔ ہمیں اپنے آپ سے دیانت دار اور سچے ہونے کی ضرورت ہے، حقیقت یہ ہے کہ ہم میں سے بہت سے لوگ خدا پر ایمان نہیں رکھتے! ہم خدا پر بھروسہ نہیں کرتے۔ وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ ہم اس کی بات کا یقین نہیں کررہے جب خدا نے فرمایا کہ دعا مانگو تو ہم دعا نہیں مانگ رہے۔ اگر ہم خدا سے محبت رکھتے ہیں تو پھر خدا کی بات ماننے کی ضرورت ہے کیونکہ جب محبت ہے پیار ہے تو بات ماننا سب سے زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ ہم دعا مانگیں اور جب ہم دعا مانگیں گے تو اس کی بات مانیں گے اس سے ثابت ہوگا کہ ہم واقع اس پر ایمان رکھتے اور اس کی مانتے ہیں۔ اس لیے میں نے کہا تھا کہ دل تھام کر بات سنیے گا۔

آپ نے دیکھا کہ ہمارے لوگوں کی کیا حالت ہے؟ میرے عزیزو! **آپ خدا پر ایمان رکھتے اور اس کو مانتے ہیں** (یوحنا16:3) خیر بہت اچھا کرتے ہیں۔ لیکن کیا اب آپ اس سے آگے بڑھ کر اس کی ماننے لگے ہیں؟ آپ یہ خود سوچیے کہ کسی مسیحی سے پوچھنا کیسا محسوس ہوتا ہے؟ لگتا ہے جیسے کفر بکا گیا ہو! لیکن دیکھ لیجئے کہ بہت سے مسیحی واقعی خدا پر کیسا ایمان رکھتے ہیں! بہت تھوڑے ہیں جو اس کی باتیں مانتے ہیں! خدا ہم سب کو معاف کرے! کلام میں فرمایا گیا ہے کہ "**اگر میرے لوگ جو میرے نام سے کہلاتے ہیں خاکسار بن کر دعا کریں اور میرے دیدار کے طالب ہوں اور اپنی بری راہوں سے پھریں تو میں آسمان پر سے سن کر ان کا گناہ معاف کروں گا اور ان کے ملک کو بحال کر دوں گا**"(۲۔تواریخ7/14) ہمیں بحالی کی شدید ضرورت ہے، خاکساری کی ضرورت ہے یعنی خدا کے دیدار کی ضرورت ہے!

آپ سمجھ گئے ہیں گے کہ ہم لوگ اپنے جیسے لوگوں کی باتوں کو جلدی مانتے ہیں مگر خدا کی بات جلدی نہیں مانتے۔ پھر بھی کہتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ اب آپ خود سوچیے کہ خدا کا فضل ایسے لوگوں کی زندگی میں کیسے کام کرے گا؟ ہم سب ایک ایسے شخص کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں جس کی عزت و احترام ہر قوم، قبیلہ اور اہلِ زبان کرتے ہیں اور جس کی گواہی عہد جدید میں بھی تین مرتبہ دی گئی ہے کہ **وہ خدا پر ایمان لایا اور یہ اس کے حقوق میں راستبازی گنا گیا**۔ (رومیوں3:4؛ گلتیوں6:3؛ یعقوب23:2)۔

جی ہاں! آج مسیحی ہوں، مسلمان ہوں یا یہودی ہوں سب ابرہام کے بارے میں بات کرتے اور اس کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں اس بات پر غور کرنا ہے کہ ابرہام خدا کی بات ماننے میں دیر نہیں کرتا تھا بلکہ ہر معاملے کو خدا کے حوالے کرتا اور خدا کی ہر بات کا یقین کرتا تھا۔ اس لیے ہم ہر مسیحی ایماندار کو یہ حوصلہ دیتے اور تحریک دیتے ہیں کہ اپنے آپ کو اس وقت تک آرام نہ لینے دو جب تک کہ آپ یہ کہنے والے نہ بن جائیں کہ، "**میں خدا کا یقین کرتا ہوں اور (ایسا ہی عمل کروں گا)**"(اعمال25:27)

خدا ہم سے بہت قربت رکھنا چاہتا ہے اور جن چیزوں

کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے وہ ہمارے دل میں ڈالتا ہے کہ ہم ان کے لیے دعا مانگیں۔ ایمی کارمائیکل کہتی ہیں کہ کئی بار خدا پاک روح نے ان کو تحریک دی کہ وہ ایسی چیزوں کے لیے دعا مانگیں جو فوری طور پر ان کی ضرورت نہیں تھیں لیکن بعد میں ان کی ضرورت پڑی۔

یقینا خدا پہلے سے ہماری ضروریات سے واقف ہے اور ہمارے مانگنے سے پہلے واقف جانتا ہے۔ (متی 8:6) اس نے فرمایا ہے کہ وہ ہمیں کبھی ناکام نہیں ہونے دے گا۔ اس لیے مس ایمی کارمائیکل کہتی ہیں کہ بہت بار اپنی ضروریات کے بارے میں فکر مند ہوکر انہوں نے لوگوں کو بتانے کی کوشش کی مگر ہمیشہ باطنی تسلی اور اطمینان خدا کی آواز کی صورت میں ظاہر ہوتا کہ **"میں تیری ضرورت سے واقف ہوں اتنا ہی کافی ہے۔"** اور پھر یقیناً خدا اپنا جلال ظاہر کرتا وہ کبھی بھی شرمندہ نہ ہونے دیتا۔ حتیٰ کہ جنگ کے دنوں میں جب ہر طرف آزمائش اور مشکل بنی ہوتی تھی مس ایمی کہتی ہیں کہ بت پرست لوگ بھی یہ کہتے کہ، ''ان کا خدا ان کو کھلاتا پلاتا ہے۔'' اور یہ بھی کہتے کہ ''پورا ملک جانتا ہے کہ تمہارا خدا دعاؤں کو سنتا اور مدد فراہم کرتا ہے۔'' ان کا سادہ ایمان کیسے خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے۔ پھر ہم ایمان کیوں نہیں لاتے؟ کیا ایمانداروں نے یا غیر قوم کے لوگوں نے کبھی ہم سے کہا کہ، ''ہم جانتے ہیں کہ تمہاری دعائیں سنی جاتی ہیں''؟ یہ کتنے دکھ کی بات ہے کہ ہم سے کسی نے ایسا کچھ نہیں کہا۔ کاش کہ یہ بات ہر مسیحی کے کان تک پہنچے اور ہر دل کو تحریک دے کہ ہم میں سے ہر ایک کا ایمان اس مشنری خاتون مس ایمی کارمائیکل کی مانند ہو کیوں کہ ہمارے خداوند اور پیارے مُنجی یسوع مسیح کی دلی خواہش یہ ہے کہ ہم سب اپنے ایمان کے وسیلے خدا کا جلال ظاہر کرتے رہیں۔ کیوں کہ ہمارا آسمانی باپ ہم سے بے حد پیار کرتا اور ہرگز نہیں چاہتا کہ اس کے کسی بیٹے یا بیٹی کو ایک لمحے کی پریشانی کا بھی سامنا کرنا پڑے یا اس کی کوئی بھی ضرورت پوری ہوئے بغیر رہ جائے۔ چاہے ہماری ضرورت کتنی بھی بڑی کیوں نہ ہو یا ہماری ضروریات کتنی زیادہ بھی کیوں نہ ہوں، صرف ہمیں اس کی مرضی کی مطابق اس سے مانگنا ہے اور اس کے کہنے کے مطابق اس کا امتحان کرنا ہے، تب وہ اتنی برکات دے گا کہ ہمیشہ ہمارے پاس رکھنے کے لیے جگہ کم پڑ جائے گی۔ (ملاکی 10:3)۔

سوچیئے! کہ ہم صرف اپنی کمزوری یعنی دعا کم مانگنے کی غلطی یا کمزوری کی وجہ سے کتنے دکھ سہہ رہے ہوتے

ہیں اور کتنا کم اطمینان زندگی میں رکھتے ہیں۔

خدا سے کچھ نہیں کہتے ہیں!

دعا کے دھارے میں نہیں بہتے ہیں!

اس لیے اتنے درد ہم سہتے ہیں!

اور کتنے کرب میں رہتے ہیں!

ہم اپنے بوجھ خود اٹھائے پھرتے ہیں اور تھکے ماندے بنے رہتے ہیں اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم خدا کے کلام پر مکمل طور پر یقین نہیں رکھ رہے ہوتے۔ ہم خدا پر بھروسہ کرنے میں کیوں مشکل محسوس کرتے ہیں؟ کیا اس نے کبھی ہمیں ناکام ہونے دیا۔ کیا اس نے کبھی ہمیں چھوڑ دیا؟ کیا اس نے کبھی اپنے وعدے کو پورا نہیں کیا؟ کیا اس نے بار بار نہیں کہا کہ وہ ہر اس دعا کو ضرور سنے گا جو پورے دل سے یعنی سچے دل سے مانگی جائے گی اور اس کے نام سے مانگی جائے گی کیونکہ وہ بار بار کہتا ہے کہ "مجھے پکار"، "مجھ سے مانگو'، "میرا امتحان کرو" اور "مجھے آزما کر دیکھو۔" بائبل مقدس دعاؤں کے جوابات سے پُر ہے اور بہترین جوابات، معجزانہ جوابات سے بھری ہوئی ہے؛ مگر ہمارا ایمان ہمیں کیوں ناکام کرتا ہے اور ہم خدا پر بھروسہ نہ رکھ کر اس کی بے عزتی کرتے ہیں!

اگر ہمارا ایمان بالکل سادہ اور یک طرفہ ہو تو پھر ہم اس کے کلام کو اس کی مرضی جان کر ماننا اور اس پر عمل کرنا شروع کر دیں گے تب ہماری زندگیاں دوپہر کی طرح روشن ہوں گی اور خداوند کی کثرت ہمارے اردگرد ظاہر ہوگی۔ لیکن ہماری آنکھ ''روشن'' ہونا ضروری ہے تاکہ ہمارا ایمان سادہ ہو اور ہمارا "سارا بدن روشن ہو گا" (متی 22:6)۔ مسیح خداوند کو اپنے سب کچھ کا مالک اور پروردگار ماننا ہوگا۔ ہم اپنے فکر و تردد سے اس وقت تک چھٹکارا نہیں پا سکتے جب تک ہم خدا اور دولت دونوں کی خدمت میں لگے رہنے کی کوشش کریں گے (متی 6: 24-25)۔ ہم سب فتح مند زندگی گزارنے کی خواہش کرتے ہیں مگر کچھ لوگ یا تھوڑے لوگ ہیں جو فتح مند زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ ہے اپنی زندگی، اپنی جانوں اور روحوں اور اپنے بدنوں کو ''زندہ اور پاک قربانی جو خدا کو پسندیدہ ہو'' ہونے کے لیے پیش نہیں کرتے۔ اس لیے فتح مند زندگی بسر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم **"اپنے بدنوں کو زندہ اور پاک قربانی ہونے کے لیے پیش کریں جو خدا کو پسندیدہ اور مقبول ہو۔"** (رومیوں 1:12) یعنی اپنے بدن کے **"اعضاء کو پاک ہونے کے لیے راست بازی کی غلامی**

کے حوالہ" کرنا ہوگا۔(رومیوں19:6) پھر خداوند یسوع ہمیں اپنی حضوری سے منور کرے گا اور خدا کی ساری معموری سے معمور کردے گا۔ (افسیوں19:3)

ہمیں یہ بات ذہن نشین کرنا ہوگی اور دل میں ٹھان لینا ہوگی کہ خدا ہماری دعائیں سنتا اور ان کا جواب بھی ضرور دیتا ہے۔ ہم لوگ ہی دعا میں سست ہوجاتے ہیں مگر "خداوند اپنے وعدے میں دیر نہیں کرتا" (۲۔پطرس9:3) کیا یہ بات ہمیں جھنجھوڑنے کے لیے کافی نہیں؟ اس کے ساتھ ہی یہاں مس ایمی کارمائیکل جو دوہناپُر جنوبی بھات میں ایک مشنری کی خدمات سر انجام دیتی رہیں ان کا ایک خاص واقعہ پیش کررہا ہوں جو ہمارے ایمان میں ہلچل پیدا کرے گا اور دعا مانگنے کے لیے ضرور متحرک بھی کرے گا۔ وہ بتاتی ہیں کہ ایک بار انہیں ایک بڑا گھر خریدنے کی ضرورت پیش آئی کیونکہ وہ مندروں میں وقف کیے جانے والے بچوں اور بچیوں کو اخلاقی اور مذہبی بدکاری سے بچانے کے لیے رقم ادا کرکے اپنے ہاں لے آتی تھی اور ان کو پڑھاتی لکھاتی اور خداوند کی خدمت کے لیے تیار کرتی تھیں۔ اس لیے ان کے پاس جب جگہ کم پڑ گئی تو انہوں نے قریبی پہاڑیوں کے پاس جگہ خریدنے کا سوچا۔ لیکن انہوں نے کہا کیا یہ مناسب فیصلہ ہے؟ اس کے لیے انہوں نے کہا کہ خدا ہی فیصلہ کرے گا! اور بہت دعائیں کی جانے لگیں۔ آخر کار درخواست یہ رکھی گئی کہ اگر یہ گھر خریدنا خدا کی مرضی ہے تو خدا پورے 100 پاؤنڈ کی رقم مہیا کرے۔ اور اگلے روز ہی 100 پاؤنڈ ان کو مل گئے۔ مگر وہ لوگ پھر بھی ہچکچائے اور مزید دعا مانگی اور دو ماہ تک جھجھکتے ہوئے دعا مانگی کہ اگر خدا کی مرضی ہے تو 100 پاؤنڈ کی رقم دوبارہ آئے تاکہ وہ اسے خدا کا ارادہ جان سکیں۔ اور اسی دن پھر 100 پاؤنڈ کا چیک انہیں ملا۔ لیکن ایمی کارمائیکل نے خدا سے تیسری بار فریاد کی کہ اے خداوند میرے مالک ایک بار اور اپنی مرضی ظاہر کرتا کہ ہم تیری مرضی پوری کریں تب دو دن کے اندر انہیں مزید 100 پاؤنڈ مل گئے تاکہ وہ نیا گھر خرید سکیں۔ کیا اس بات سے ہمارے دل خوشی سے معمور نہیں ہوجاتے کہ ہمارا مُنجی اتنا مہربان ہے؟ لوقا طبیب ہمیں بتاتا ہے کہ خدا "مہربان" ہے(لوقا35:6)۔ اور پولُس رسول بتاتا ہے کہ "محبت ہمیشہ مہربان" ہے (۱۔کرنتھیوں4:13) اور خدا محبت ہے، یوحنا رسول نے بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے(۱۔یوحنا16,8:4)

اس بات پر بار بار غور کریں اور دعا مانگیں۔ کیا اب بھی کوئی چیز دعا مانگنے سے ہمیں روک سکتی ہے۔ کیونکہ خدا مہربان ہے۔ یہ بات ہمیں شفاعت کرنے میں انتہائی مدد فراہم کرے گی۔ خداوند ہمارے ساتھ اتنے تحمل سے پیش آئے گا کہ جب ہمارا ایمان ڈگمگا بھی رہا ہو تو بھی وہ ہمارے ساتھ ہمیشہ کھڑا رہے گا اور ہمارا حوصلہ بڑھاتا رہے گا تاکہ ہم ایمان میں واپس قائم ہوجائیں۔ **"اے خدا تیری شفقت کیا ہی بیش قیمت ہے۔"** (زبور 7:36) کیونکہ **"تیری شفقت زندگی سے بہتر ہے۔"** (زبور 3:63) کیا آپ کو یاد ہے کہ ہم ایک بہت بڑے خطرے سے دوچار رہتے ہیں کہ جب ہم دعا مانگ رہے ہوتے ہیں تو تب ہی اوپر دی گئی آیات کے مطابق ہم بولتے ہیں اور صرف چند لوگ ہی ایسا ایمان رکھتے ہیں لیکن خدا کی پاک مرضی یہ ہے کہ ہر مسیحی ہر وقت ان آیات کو یاد رکھے اور ان کے مطابق زندگی کے ہر پہلو میں خدا پر ایمان بھی رکھے کیونکہ زبور نویس نے جب کہا کہ تیری شفقت زندگی سے بہتر ہے تو ساتھ ہی آگے یہ بھی کہا کہ ''میں عمر بھر تجھے مبارک کہوں گا، اور تیرا نام لے کر اپنا ہاتھ اٹھایا کروں گا۔'' زبور نویس عمر بھر یعنی ہمیشہ خدا کی شفقت کو اپنے سامنے رکھنا چاہتا ہے وہ اس وجہ سے عمر بھر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا چاہتا ہے۔ تو پھر ہم کیوں ایسا نہیں سوچتے اور خدا کی شفقت پر اپنی توجہ کیوں نہیں لگاتے؟ خدا کسی کا طرف دار نہیں! وہ چاہتا ہے کہ میں دعا مانگوں اور وہ چاہتا ہے کہ آپ بھی دعا مانگیں، وہ چاہتا ہے کہ ہمارے ساتھ بھی بڑے بڑے کام کر کے دکھائے، لیکن ہمیں حیران کر دینے کے لئے نہیں بلکہ ہمیں ابھارنے کے لیے تاکہ ہم زیادہ دیر خدا سے باتیں کریں یعنی زیادہ وقت دعا میں صرف کریں۔ اس کے لیے کسی انسانی اصول وضوابط کی ضرورت نہیں بلکہ سادگی اپنائیے اور اپنے قدرتی انداز میں دعا مانگیں۔ خدا کے کلام کے مطابق دعا مانگیں۔ یاد رکھیں کہ **"خدا ہمارے مُنجی کی مہربانی اور انسان کے ساتھ الفت ظاہر ہوچکی ہے"** (طِطُس 4:3) جو ہمیں دعائیہ زندگی کی طرف راغب کرتی ہے۔ کیونکہ خدا کی یہ خاص خواہش ہے کہ ہم سب دعائیہ زندگی بسر کریں۔ خدا کی شفقت کا جب ہمیں اندازہ ہونا شروع ہوجاتا ہے تو وہ تبدیلی کا عمل شروع ہوتا ہے جس کے ذریعے ہمیں اپنی پرانی زندگی میں دعا کی کمی کا اندازہ ہونا شروع ہوجاتا ہے اور ہم **"مسیح کے صبر"** (۲۔تھسلنیکیوں 5:3) کو سمجھنا شروع ہوجاتے اور مسیح کی مانند بننے کے لیے دعا میں

زیادہ خوشی اور اطمینان حاصل کرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر ہم کسی کام کے نہیں اور کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اور اس کے بغیر ہم کہاں جائیں گے؟ ہم اس کی بات کئی بار نہیں مانتے لیکن وہ ہمیں ناکام نہیں ہونے دیتا اور نہ ہی کبھی ناکام ہونے دے گا۔ ہم اس پر شک کرتے اور کئی بار اس پر بھروسہ نہیں کرتے یعنی ہم اس کے پیار پر شک کرتے اس کی راہنمائی اور پروردگاری کا یقین نہیں کرتے۔ ہم کمزور ایمان ہوتے، بڑبڑاتے اور کڑھتے ہیں کیونکہ ہمیں راہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہوتا۔ مگر وہ ہر وقت ہمارے ساتھ موجود رہتا ہے کہ ہم پر آسمان کے دریچے کھول کر برکات برسانے کا انتظار کرتا ہے تاکہ ہمیں اتنا دے کہ ہمارے پاس رکھنے کے لیے جگہ نہ ہو۔ خدا کے یہ وعدے آج بھی قائم ہیں اور مسیح نے اسی لیے یہ وعدہ کیا اور وہ اس وعدے پر ہمشیہ قائم ہے کہ ، "جو کچھ تم میرے نام سے مانگو گے وہ میں تم کو دوں گا، تاکہ باپ بیٹے میں جلال پائے۔" (یوحنا 14:14)

دعا عرش و فرش ہلا دے
پھر بھی ہم دیکھ نہیں پاتے
اس مٹھاس اور برکات کو
جو خدا پر بھروسہ کرنے والے ہیں پاتے!

باب 5 : دعا کیا ہے؟

What is Prayer ?

مسٹر ڈی۔ ایل۔ مُوڈی ایک مرتبہ ایڈ برگ میں بچوں کی ایک بہت بڑی، میٹنگ سے کلام کرنے لگے تو انہوں نے بچوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کروانے کے لئے ایک سوال سے آغاز کیا کہ ''دعا کیا ہے؟'' وہ سوچ رہے تھے کہ انہیں خود ہی جواب دینا پڑے گا۔ لیکن ان کی حیرانگی کی انتہا نہ رہی جب ہال میں موجود تمام بچوں نے جواب دینے کے لیے ہاتھ اٹھا رکھے تھے۔ انہوں نے ایک لڑکے سے پوچھا تو اس نے فوری جواب دیا جو بالکل درست اور واضح تھا کہ، ''خدا کی رحمتوں کے لیے شکر گزاری کرتے ہوئے اپنے گناہوں کا اقرار کرنا اور اپنی خواہشات کو اس کی مرضی کے مطابق اس کے حضور پیش کرنا دعا ہے۔''

مسٹر مُوڈی اس کے جواب سے انتہائی خوش ہوئے اور فوراً بولے، ''خدا کا شکر کرو بیٹا کہ آپ اسکاٹ لینڈ میں پیدا ہوئے ہیں۔'' لیکن یہ تو ایک صدی پرانی بات ہے۔ آج مسٹر موڈی کو کیسا جواب ملے گا؟ ہمارے ہاں ان کو کیا جواب ملے گا؟ یا ہمارے ہاں کے بچے ان کو دعا کا کیا مطلب بتائیں گے؟ اور تھوڑی دیر کے لیے

سوچیے کہ آپ ان کو کیا جواب دیں گے؟ ہمارے لیے دعا کا کیا مطلب ہے؟ مجھے یقین ہے کہ بہت سے مسیحی دعا کا مطلب یہ بتائیں گے کہ ''دعا کا مطلب ہے اپنی ضروریات اور خواہشات کو خدا سے مانگنا۔'' مگر درحقیقت دعا اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ یہ ایک بھکاری کا امیر آدمی کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹانے سے کہیں بڑھ کر ہے۔ دعا کا انگریزی میں حقیقی مطلب ''خدا کو اپنی خواہش کا مرکز بنانا۔'' یعنی حقیقی دعا کا ملطب ہے خدا کو مانگنا اور باقی چیزیں اس کے ساتھ مل جائیں گی۔

ہمیں آج خدا کی طرف رجوع ہونے کی ضرورت ہے اپنی جانوں کو اس کے حضور انڈیلنے کی ضرورت ہے۔ اور جیسے داؤد نبی کہتا ہے کہ، ''**اے خداوند میں اپنی جان تیری طرف اٹھاتا ہوں**'' (زبور 1:25) جب ہم خداوند یسوع کی طرف اپنی جانیں اٹھائیں گے تو اس کی پاکیزگی، محبت اور قدرت بھی پائیں گے۔ جب ہم اپنی جانیں خدا کی طرف اٹھاتے ہیں تو خدا بھی اپنی مرضی ہماری زندگیوں میں پوری کرتا ہے۔ یعنی ہم خدا کی مرضی کے تابع ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ خدا تو ہمیشہ ہماری طرف ہوتا ہے۔ مگر ہم ہی اکثر اس کی طرف نہیں ہوتے، جب لوگ دعا مانگتے ہیں تو خدا کام کرتا ہے اور جب ہم کام کرتے ہیں تو صرف ہم ہی کام کرتے ہیں۔

بقول شاعر؛ دعا، روح کی آواز ہے!

بے آواز ہوکر بھی باآواز ہے!

عالم بالا تک جاتی ہے!

بے پر ہے مگر باپرواز ہے!

بنجر دل ہوں یا زمین!

سب کو کر دیتی گدز ہے! (پاسٹر شرجیل خان)

ایک یہودی عالم نے دعا کے متعلق کہا کہ، ''دعا وہ وقت ہے جب آسمان اور زمین ایک دوسرے کا بوسہ لیتے ہیں۔'' اس لیے دعا کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ خدا کی مرضی کے خلاف خدا کو اپنی مرضی پوری کرنے کے لیے راضی کرنا۔ کیونکہ اس کا ارادہ نہیں تھا پھر بھی اس کو زبردستی اپنی بات ماننے کے لیے قائل کرنا۔ آرچ بشپ ٹرینچ کہتے ہیں کہ، ''دعا مانگنے کا مطلب خدا کی پسندیدہ مرضی کے مطابق عمل کرنا ہے نہ کہ خدا کی مرضی کے خلاف اس کو اپنی بات ماننے کے لیے قائل کرنا۔'' ہمیں یہ علم ہونا چاہیے کہ خدا ہمیشہ ہماری بھلائی چاہتا ہے۔ اور ہماری غلط اور انجانے میں کی گئی دعائیں بھی خدا کو ہماری بھلائی کرنے سے روک نہیں سکتیں۔ البتہ ہم دکھ سہتے ہیں صرف اپنی مرضی اور کمزوری کے باعث، جیسا زبور

نویس لکھتا ہے، "اس نے ان کی مراد تو پوری کردی پر ان کی جان کو سُکھا دیا۔" (زبور 15:106) یہاں جانوں کا سُوکھا پن ان کی اپنی مرضی سے ان پر وارد ہوا ہے۔ یعنی انہوں نے صرف اپنی خواہشات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دعائیں مانگیں کیونکہ وہ خودغرضی کا شکار ہوکر اپنی خواہشات کے لیے دعائیں مانگتے رہے تو نتیجے میں اپنی جانوں کا سُوکھا پن بھی دعاؤں کے جواب میں پایا۔ اسی طرح بہت سے کام تو لوگ کرتے ہیں لیکن دعا کو ایمرجنسی میں کام میں لاتے ہیں یعنی ہنگامی صورتحال میں ہی دعا مانگتے ہیں۔ جب کوئی خطرہ ہو، بیماری ہو، مشکل ہو، پریشانی آئی ہو تب وہ دعا مانگتے ہیں۔ جیسا کہ کوئی بے دین شخص ہو اور کوئلے کی کان میں ہو اور جب کان کی چھت بیٹھنے والی ہو تو تب دعا مانگنا شروع کرے۔ اس لیے کسی مسیحی نے کافی صدیوں پہلے کہا کہ، ''دعا مانگنے کے لیے کسی کان کی چھت بیٹھنے کا انتظار نہ کریں۔'' اس لیے دعا کا مطلب صرف مانگنے سے کہیں بڑھ کر ہے لیکن مانگنا بھی دعا کا ایک اہم حصہ ہے جب تک ہم خدا پر مکمل بھروسے کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ خدا سے باہمی گفتگو ہے اور گفتگو کبھی یک طرفہ نہیں ہوتی۔ اور جب لوگوں سے گفتگو کرتے ہیں، بات چیت بڑھتی ہے تو ایک دوسرے کو بہتر طور پر جانتے ہیں۔ اسی طرح خدا سے بات چیت زیادہ کریں تا کہ خدا کو زیادہ سے زیادہ جان سکیں۔ کیونکہ دعا کی معراج ہی خدا کو زیادہ سے زیادہ جاننا ہے۔

یوحنا رسول اس بارے میں واضح لکھتا ہے، "اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تونے بھیجا ہے جانیں" (یوحنا 3:17) جی ہاں، دعا خدا کو زیادہ سے زیادہ جاننے کا بہترین ذریعہ ہے اور یہ روح کی سب سے بڑی دریافت ہوتی ہے۔ کیونکہ لگ آج بھی پکارتے ہیں کہ، "کاش کہ مجھے معلوم ہوتا کہ وہ مجھے کہاں مل سکتا ہے تا کہ میں عین اس کی مسند تك پہنچ جاتا۔" (ایوب 3:23) اور تمام سربسجود مسیحی ہمیشہ اسے ڈھونڈ لیتے ہیں اور وہ ان کو ڈھونڈ لیتا ہے۔ خداوند یسوع کی آسمانی رویا کے باعث ترسیس کے ساؤل کی آنکھیں چندھیا گئیں لیکن بعد میں وہ بیان کرتا ہے کہ جب وہ ہیکل میں دعا مانگ رہا تھا تو وہ روح میں آ گیا وراس نے خداوند یسوع کو دیکھا۔۔ " میں نے اسے دیکھا" (اعمال 18:22) تب خداوند نے

اسے حکمِ اعظم یعنی غیر اقوام کو انجیل منانے کی ذمہ داری بخشی۔ رویا ہمیشہ ایک ذمہ داری، ایک منصوبہ اور اس پر عمل کرنے کی حکمت عملی فراہم کرتی ہے۔ آپ یسعیاہ کے معاملے میں دیکھ سکتے ہیں، وہ کہتا ہے، **"میں نے خداوند کو ایک بڑی بلندی پر اونچے تخت پر بیٹھے دیکھا اور اس سے لباس کے دامن سے ہیکل معمور ہو گئی۔"** (یسعیاہ 1:6)۔ نبی یقناً اس وقت دعا مانگ رہا تھا جب اس نے یہ رویا دیکھی اور اس رویا میں اسے ذمہ داری دی گئی کہ ''جاؤ'' تو آپ بھی دعا مانگ کر دیکھیں۔ تاکہ زندگیاں بچانے کے لیے آپ کو کلام کے وسیلے رویا ملے کیونکہ جہاں رویا نہیں وہاں لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ خدا کے ایک بندے برادر لارنس نے سترھویں صدی میں کہا کہ، ''دعا کا مطلب خدا کی حضوری سے بڑھ کر کچھ نہیں اور ساتھ ہی اس کی حضوری کا تجربہ روز بروز کرنا ہی دعا ہے۔'' اسی طرح پاسٹر حورص بش نیل نے انیسویں صدی کے درمیان میں امریکہ میں خدمت کرتے ہوئے دعا کے تعلق سے کہا کہ ''میں دعا مانگتے ہوئے خدا کو انتہائی قریب محسوس کرنا چاہتا ہوں۔'' اور ایک بار ان کے دوست نے ان کے بارے میں کہا کہ، ''ایک بار جب میں حورص بش نیل کے ہاں گیا تو وہ دعا مانگ رہے تھے اور انہوں نے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا رکھا تھا اور ان کی آنکھوں سے متواتر آنسو بہہ رہے تھے، میں بھی خاموشی سے پاس جا کر بیٹھ گیا تو مجھے ایسا محسوس ہونے لگا جیسے کہ خدا آس پاس ہی موجود ہے اور اگر میں نے ہاتھ بڑھایا تو میں خدا کو چھو بیٹھوں۔" زبور نویس نے اسی لیے کہا **کہ، اے میری جان! خدا ہی کی آس رکھ کیونکہ اسی سے مجھے امید ہے۔"** (زبور 5:62)

یہ سوچ بھی بہت اچھی ہے کہ ہم ہمیشہ خدا کی حضوری میں رہتے ہیں۔ لیکن سب سے بہترین بات دعا یہ ہے کہ ہم خدا سے بات چیت کریں اور رشتے کو روز بہ روز مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جائیں۔ بہترین دعا یہ ہے کہ خدا کے لیے ہماری جان ترستی رہے جیسے ہرنی پانی کے نالوں کے لیے ترستی ہے۔ ہم صرف اور صرف خدا کے لیے ترستے رہیں۔ زِن ضین ڈارف اٹھارویں صدی میں جرمنی میں بہت دعا گو شخص تھے وہ کہتے تھے کہ، ''دینے والا دی ہوئی چیزوں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور مجھے صرف اسی کی ضرورت ہے۔'' خدا کے کلام کی یہ باتیں دوسری اقوام تک بھی پہنچتی ہیں اور وہ بھی ان کو اپنا کر اپنے لیے معیار مقرر کرتی ہیں جیسے کہ کسی نے یہ بھی کہا کہ دعا کے تین درجات ہیں۔ پہلا اور

سب کم تر ہے وہ درجہ جب دعا صرف لفظی ہے یعنی جب صرف لبوں کا استعمال ہو۔ دوسرا درجہ ہے جب توجہ الٰہی چیزوں پر لگ جائے اور تیسرا اور سب سے اعلیٰ ترین درجہ ہے جب ہماری روح خدا سے جدا ہونا نہ چاہے۔ یقیناً خدا کی بات ماننا ہی سب سے اعلیٰ درجہ ہے کیونکہ خدا ہماری دعاؤں سے خوش ہوتا اور ہماری ضرورتیں بھی پوری کرتا ہے، لیکن وہ بچہ بہت پیارا ہوجاتا ہے جو باپ سے یہ کہتا ہے کہ مجھے چیزوں کی ضرورت نہیں بلکہ مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے۔ اور ہم زیادہ تر صرف چیزیں ہی مانگتے رہتے ہیں اور دعا کے اعلیٰ ترین درجے تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرتے لیکن یہ مقام کیسے حاصل کیا جائے؟ میرے نزدیک اس کے لیے دو اقدامات ضروری ہیں یا دو تصورات ضروری ہیں! اس میں پہلی بات یہ ہے کہ خدا کی عظمت و بزرگی کا تصور ہمیں سمجھ میں آنے لگے اور پھر خدا کے فضل کا احساس ہونے لگے۔ فضل اور جلال خداوند سے بہتا ہے وہی ہماری زندگیوں میں بہتا ہے اور ہمیں معمور کرتا ہے۔ اس لیے اس کے فضل اور جلال کو مانگتے رہیں تاکہ روز بروز آپ کی زندگی میں اس کا اضافہ ہوتا رہے۔ کچھ لوگ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ خدا کے جلال کا دعا کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ لیکن اس کا جواب ابھی ایک سوال ہے جو ہم اپنے آپ سے کریں کہ ہم دعا کس سے مانگنے لگے ہیں؟ کیا وہ جلال کا بادشاہ نہیں؟ کیا وہ بادشاہوں کا بادشاہ نہیں؟ اور ہم نے اس سے ہی دعا مانگنی ہے اس لیے اس کے جلال اور فضل کو مانگنا ہمارے لیے ضروری ہے۔ ہم میں سے کسی نے بھی خدا کے جلال پر کبھی زیادہ غور کیا ہے؟ یا کیا ہم نے خدا کے فضل کو مکمل طور پر سمجھ لیا ہے؟ ہماری دعائیں زیادہ تر غیر موثر کیوں ہوجاتی ہیں کیونکہ ہم بلا سوچے سمجھے خدا کی حضوری میں آتے اور اس کے جلال کی بے پناہ دولت جو مسیح یسوع میں ہے اس پر بالکل غور نہیں کرتے۔ کیا ہم اس دولت پر غور کرتے ہیں یعنی اس کے جلال پر غور کرتے ہیں؟ اس لیے میری درخواست ہے کہ جب آپ دعا میں بیٹھتے ہیں تو اس کے جلال پر تھوڑا دھیان لگائیں پھر اس کے فضل پر غور کریں تاکہ ہمیں مانگنے میں آسانی ہو۔ کیونکہ وہ خداوندوں کا خداوند ہے اور اس نور میں رہتا ہے جس تک رسائی ممکن نہیں اور وہ لازوال ہستی ہے۔ (ا۔تیمتھیس 16:6) اس کی حمد و تمجید کرتے رہیں۔ سرافیم پکارتے رہتے ہیں قدوس، قدوس، قدوس، خداوند رب الافواج ہے تمام زمین اس کے جلال سے معمور ہے (یسعیاہ 3:6)۔

تمام آسمانی لشکر بھی یہی پکارتا ہے، "عالمِ بالا پر خدا کا جلال (تمجید)" (لوقا2:14) ہمارے لب ہمیشہ یہی مانگتے رہتے ہیں کہ ''اے خداوند رحم کر'' لیکن ہمیں یہ بھی پکارنا چاہیے ''خداوند تیری شکر ہو۔'' تو آیئے ہم خدا کی حمد کرنا شروع کریں ہر مسیحی سجدے میں جھک جائے کہ ہمارا خدا پُر جلال خدا ہے جو فضل پر فضل کرتا ہے! تا کہ ہم اس کے حضور اس کے فضل کے تخت کے پاس دلیری سے جاسکیں۔ کیا خداوند نے اپنے شاگردوں کے لیے دعا نہیں مانگی تھی کہ اس کے شاگرد اس کے جلال کو دیکھ سکیں؟ (یوحنا17:24) کیوں ایسی دعا مانگی؟ ساری زمین خدا کے جلال سے کیوں معمور ہے؟ دوربین کے ذریعے ہم اس کے لامتناہی جلال کا مظاہرہ دیکھ سکتے ہیں۔ خوردبین بھی اس کے جلال کی عظمت کو بیان کرتی ہے! ہم تو اپنی آنکھوں سے اس کے جلال کے مظہر دیکھ سکتے ہیں، وسیع میدانوں میں، اونچی چٹانوں میں، کھیتوں میں کھلیانوں میں، سورج کی کرنوں میں، دریاؤں اور بہتے جھرنوں میں، سمندر کی گہرائیوں میں آسمان کی وسعتوں میں اور سب کچھ میں اس کا جلال ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس کا کیا مطلب ہے؟ یہ سب کچھ تو اس کے جلال کا معمولی سا مظاہرہ ہے۔ "اے باپ اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کر" (یوحنا17:1,3) خداوند یسوع نے یہ دعا مانگی تا کہ ہم اس کی لازوال ولامحدود قدرت کو سمجھیں۔ اور اس پر بھروسہ کریں اور ہمیں دعا مانگنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ مسیح خداوند کی آمد کے متعلق نبی یہ کہتا ہے۔ "خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور تمام بشر اس کو دیکھے گا۔" (یسعیاہ 40:5)۔ آیئے ہم بھی اس کے جلال کے طلب گار ہوکر اس کے حضور دعا گو ہوں۔ اور جیسا خداوند فرماتا ہے کہ "ایسے دعا کرو، اے ہمارے باپ، تو جو آسمان (جہاں خدا کا جلال ہے) پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے۔" ہماری زندگیوں سے خوف اور شک خدا کے جلال کے وسیلے آسانی سے دور ہوجائے گا۔ بہت سے پرانے مقدسین جب دعا مانگتے تو وہ صرف خدا کا نام لے کر ہی آدھا گھنٹہ، ایک ایک گھنٹہ اس کے جلال کا تجربہ کرنے میں صرف کرتے اور خدا نے ان کی زندگیوں سے بڑے بڑے کام لیے! لیکن ہم میں سے بہت سے لوگوں کو ایسے تجربات کی بہت ضرورت ہے کہ پہلے ہم خدا کی حمد میں خاموشی سے وقت صرف کریں اور پھر اپنی درخواستیں پیش کریں۔ خدا کے عظیم خادم ولیم لاء کہتے تھے کہ ''جب بھی آپ دعا مانگنا شروع کریں تو پہلے خدا

کی کسی صفت کو یاد کریں تا کہ اس کی عظمت اور قدرت کو سمجھ سکیں پھر اپنی دعائیں خدا کے حضور پیش کریں۔'' یہ نکتہ واقعی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ہم میں سے بہت سے مسیحی اپنے دن کا آغاز آسمان کی طرف اپنی آنکھیں اٹھا کر یہ کہتے ہوئے کرتے ہیں، ''سارا جلال خدا باپ، خدا بیٹے اور خدا روح القدوس کا ہو۔'' یہ بات خدا کی عظمت و قدرت کو سمجھنے کے لیے کافی ہے۔ ہم یہ دعا بھی مانگ سکتے ہیں، ''اے خداوند ہمارے قدوس خدا، تو ہی قدرت والا، پاک ہے، اور تو ہی ہمارا نجات دینے والا خدا ہے۔''

خدا کی عظمت اور بزرگی کا اثر ہماری روح پر پڑنے لگتا ہے۔ جب ہم یہ سمجھنے لگتے ہیں تو ہماری روحیں خدا کی حمد و تمجید پاکیزگی سے کرنے لگتی ہیں اور ہم یہ کہنے لگتے ہیں'' آسمان پر خدا کو جلال اور زمین پر صلح، اے خداوند ہم تیری حمد کرتے، تجھے مبارک کہتے، تیری پرستش کرتے، سارا جلال تجھے دیتے، اور تیری خوب شکر گزاری کرتے ہیں کیونکہ تو پر جلال خدا ہے، آسمانی بادشاہ ہے، اے خداوند خدا تو ہمارا قادرِ مطلق باپ ہے ہم تیرا شکر کرتے ہیں۔'' کون ایسا شخص ہے جو دل سے یہ دعا مانگے اور پھر وہ متحرک نہ رہے اور خدا کی حضوری اور عظمت سے معمور نہ ہو سکے؟ جیسا ہم گیت میں بھی گاتے ہیں؛

جلال جلال جلال جلال
تیرا ہے جلال تیرا ہے جلال
خداوند تیری ثناء ہو
خداوند تو لے جلال
شہنشاہ ہے مسیحا خاتم الکمال جلال جلال۔۔۔۔۔
زندہ خدا کے چرنوں میں آ کے چین عجب پایا
پاک خدا کے روح سے ہم نے جیون نیا پایا
جلال جلال۔۔۔۔۔
عزت، حشمت اور پرستش تجھ کو ہی ملتے رہیں
شوکت، حشمت اور بزرگی تجھ کو ہی ملتے رہیں
جلال، جلال۔۔۔۔۔

ہمیں خدا کے حضور فریاد کرنے کی ضرورت ہے اور ہر روز فریاد کرنے کی ضرورت ہے کہ، ''میری جان خداوند کی بڑائی کرتی ہے، اور میری روح میرے منجی خدا سے خوش ہوئی'' (لوقا 1:46-47) ہم لوگ زبور نویس کے ساتھ مل کر یہ بھی دعا مانگ سکتے ہیں، ''اے میری جان خداوند کو مبارک کہہ اور جو کچھ مجھ میں ہے اس کے قدوس نام کو مبارک کہے'' (زبور 103:1) اور ''اے

میری جان تو خداوند کو مبارک کہہ، اے خداوند میرے خدا تو نہایت بزرگ ہے تو حشمت اور جلال سے مُلبس ہے۔" (زبور 1:104) جب ہم یہ جان جائیں گے تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ "اس کی ہیکل میں ہر ایک جلال ہی جلال پکارتا ہے۔" (زبور 9:29) آیئے ہم بھی پکار اٹھیں کہ خداوند تیرا ہے جلال! ایسی خوشی اور شادمانی کے ذریعے جب خداوند کی حمد، تمجید، شکرگزاری اور محبت کا اظہار کیا جائے گا تو پھر خدا بھی ہمارے لیے زبردست طریقے سے کام کرتا ہے۔ آپ کو زبور نویس کے وہ الفاظ یاد آ گئے ہوں گے کہ، "جو شکرگزاری کی قربانی گزرانتا ہے وہ میری تمجید کرتا ہے اور جو اپنا چال چلن درست رکھتا ہے اس کو میں خدا کی نجات دکھاؤں۔" (زبور 23:50)

خدا کی حمد اور شکرگزاری کرنے سے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں جس کے ذریعے خدا تک رسائی انتہائی آسان ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک راہ بھی کھل جاتی ہے جس کے وسیلے خدا ہمیں برکت دیتا ہے۔ پولُس رسول! نے پکار کر کہا ہے کہ، "ہمیشہ خوش رہو" ایسا اس نے "بلاناغہ دعا کرو" سے پہلے کہا تا کہ ہم سمجھ جائیں کہ خدا کے حضور دعا بلاناغہ مانگنی ہے اور اس کی حمد اور شکرگزاری بھی بلاناغہ کرنی ہے۔ خداوند یسوع نے لعزر کو زندہ کرنے سے پہلے جو دعا مانگی وہ شکرگزاری سے ہی شروع ہوئی۔

"اے باپ میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو ہمیشہ میری سنتا ہے۔" (یوحنا 41:11) یہ بات اس نے صرف پاس کھڑے افراد کے لیے ہی نہیں کی بلکہ ہم سب کو سنانے کے لیے بھی دعا مانگی تا کہ ہم بھی اس کی طرح شکرگزاری کے ساتھ خدا کے حضور اپنی دعائیں پیش کریں اور اسے جلال کا بادشاہ سمجھیں اور کیا وہ جلال کا بادشاہ نہیں؟ وہ خود اور جو کام وہ کرتا ہے وہ سب جلال ہی جلال ہے۔ اس کی پاکیزگی بھی "جلالی" ہے (خروج 11:15) اس کا نام جلالی ہے (استثناء 58:28)۔ اس کا کام "جلالی" ہے (زبور 3:11)۔ اس کی قوت اور قدرت جلالی ہے۔ (کلسیوں 11:1) اس کی آواز جلالی ہے (یسعیاہ 30:30)۔

ہر چھوٹی بڑی، خاص اور انوکھی، عجیب اور منفرد چیزیں خداوند ہمارے خدا نے ہی بنائی ہیں اور سب چیزوں سے اس کا جلال ظاہر ہوتا ہے۔ "کیونکہ اسی کی طرف سے اور اسی کے وسیلے سے

اور اسی کے لیے سب چیزیں ہیں۔ اسی کی تمجید ابد تک ہوتی رہے۔ آمین۔" (رومیوں 36:11)۔

یہی جلالی خدا ہمیں کہہ رہا ہے پکار رہا ہے کہ ہم اس سے دعا مانگیں وہ ہماری سنے گا کیونکہ وہ ہمارا خدا ہے اور "آدمیوں کو انعام" دیتا ہے (زبور 18:68) خدا یہ فرماتا ہے کہ ہر ایک جسے اس نے اپنے نام سے منسوب کر کے اس کا نام لے کر بلایا ہے اس کو اس نے اپنے جلال کے لیے خلق کیا ہے (یسعیاہ 3-4:7) اس کی کلیسیاء کو پاک، بے عیب اور "جلالی" کلیسیاء بننا ہے (افسیوں 27:5)، کیا آپ نے کبھی یہ پورے طور پر محسوس کیا ہے کہ خداوند یسوع کی مرضی یہ ہے کہ جو جلال وہ خود رکھتا ہے وہ اپنی کلیسیاء یعنی ہمیں بھی عطا کرے؟ یہ اس کا عظیم تحفہ ہے اپنے نجات دیئے ہوئے لوگوں کے لیے۔ آپ یقین کیجئے کہ جتنا آپ خداوند کے جلال کے طلب گار ہوں گے اتنا ہی کم آپ اس دنیا کی چیزوں کے طلب گار ہوں گے۔ اس نے صرف اپنے مقدسوں میں جلال پانے کے لیے ہی نہیں آنا بلکہ وہ آج بھی آپ کو جلال دینا چاہتا ہے (۲۔تھسل 1/10) کیونکہ اس نے خود فرمایا، "جو جلال تونے مجھے دیا میں نے انہیں دیا ہے" (یوحنا 17/22) خدا کا حکم کیا ہے؟ "اٹھ، منور ہو کیونکہ تیرا نور آگیا اور خداوند کا جلال تجھ پر ظاہر ہوا۔" (یسعیاہ 2-1:60) خدا نے پطرس رسول کے وسیلے یہ فرمادیا تھا کہ، "کیونکہ جلال کا روح یعنی خدا کا روح تم پر سایہ کرتا ہے۔" (۱۔پطرس 14:4) خدا کا جلال ہمارے لیے میسر ہے تو اس سے بڑھ کر دعاؤں کا جواب کیا ہوگا؟ ہم اس جلال کو کیسے ظاہر کریں؟ خدا کے حضور دعاؤں میں جھک کر ہم اس کا جلال ظاہر کر سکتے ہیں۔ کیونکہ تبھی پاک روح ہم پر مسیح کی نعمتیں اور برکات ظاہر کرتا ہے (یوحنا 15:16)۔

موسیٰ نے بھی یہی دعا مانگی تھی بلکہ خدا کی منت کی تھی کہ، ''میں تیری منت کرتا ہوں مجھے اپنا جلال دکھا دے۔'' پھر نہ صرف اس نے خدا کے جلال کا کچھ حصہ دیکھا بھی بلکہ اس کے اپنے چہرے سے بھی اس جلال کا کچھ نور ظاہر ہونے لگا۔ (خروج 29:34)، (خروج 18:33)۔ ہمارے لیے خدا نے اور آسان کر دیا ہے کہ ہم یسوع مسیح کے چہرے کو دیکھیں گے تو ہم پر بھی خدا کا جلال کثرت سے ظاہر ہوگا۔ (۲۔کرنتھیوں 6:4) ہماری سب سے اعلیٰ و افضل دعا یہی ہے کہ ہم ایسا کام اور کلام

کریں جس کے وسیلے خدا ہم میں جلال پائے۔ (یسعیاہ 21:60) اس کے لیے ہر روز خداوند یسوع کے جلال کو تکتے رہیں اور اس سے مانگتے رہیں اور حاصل کرتے رہیں۔ مسیح خداوند کے شاگردوں پر غور کریں کہ وہ عام سے مچھیرے تھے لیکن جب انہوں نے دیکھا اور کہا، ''ہم نے اس کا جلال دیکھا،'' تو پھر جو سادہ فہم اور گم نام سے ماہی گیر تھے انہوں نے مسیح کے ساتھ تھوڑا وقت گزارا اور اس کے جلال میں سے تھوڑا حاصل کیا تو لوگ کہنے لگے کہ حیرت کی بات ہے کہ ان کے پاس یہ علم اس لیے آیا کہ یہ یسوع کے ساتھ رہے تھے۔ (اعمال 13:4) ہمارے لیے بھی لوگ ایسا اس وقت کہیں گے کہ ''یہ یسوع کے ساتھ رہے تھے'' جب خدا باپ اور اس کے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ ہماری رفاقت ہوگی۔ (ا۔ یوحنا 3:1)

ہماری زندگیاں خدا کے جلال سے منور ہوں گی جب ہم خدا کی حضوری میں ٹھہرتے ہیں اور اس کی پاکیزگی کی خوبصورتی ہم میں نظر آئے گی جیسے کلی سورج کی روشنی میں آنے کے بعد ہی کھل کر خوبصورت پھول بنتی ہے۔ کیا ہمارے خداوند کی صورت بھی جلالی نہیں ہوگئی تھی جب وہ دعا مانگ رہے تھے؟ ہماری زندگیاں بھی جلالی صورت اختیار کرلیں گی اور ہم بھی جلالی صورت حاصل کرنے والا پہاڑ حاصل کرلیں گے جب دعا کو اپنی زندگیوں کا مرکز بنا لیں گے۔ تب لوگوں کو ہماری اندرونی روحانی پاکیزگی بیرونی طور پر فضل کی صورت میں صاف نظر آنے لگے گی۔ کیونکہ ہم جو خدا کا ہے وہ خدا کو اور جو آدمیوں کا ہے وہ آدمیوں کو توازن سے دے رہے ہوں گے۔ یعنی ایک مسیحی جتنا سجدے میں پورے دل سے وقت گزارتا ہے وہ اس کی زندگی سے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ دعا روحانی زندگی کا نشان یا علامت ہے۔ دعا روحانی زندگی کے لیے سانس کا سا کردار ادا کرتی ہے۔ جب ہم اپنی اپنی روحانی زندگی پر نظر کریں گے تو ہمیں پتہ چل جائے گا کہ مجھے آج ہی اٹھ کر یہ کام کرنا ہے ''اپنے باپ کے ہاں جاؤں گا اور اس سے کہوں گا کہ، اے باپ۔'' جب میں یہ الفاظ لکھ رہا ہوں تو میں نے قلم بند کر کے رکھ دیا اور دعا میں جھک گیا اور جب دعا سے اٹھا تو پہلے الفاظ جو لکھے وہ یہ تھے کہ ہماری ناکامی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم خدا کو دیکھنے کے بجائے لوگوں کو دیکھتے رہتے ہیں۔ کیونکہ جب مارٹن لوتھر نے خدا کی طرف دیکھنا شروع کیا تو رومی نظام مذہب کانپ گیا۔ جب جوناتھن ایڈورڈ نے خدا کی طرف دیکھنا شروع کیا تو 'عظیم بیداری' نے جنم لیا۔ جب جان ناکس نے خدا کی طرف دیکھنا شروع کیا تو

اسکاٹ لینڈ خدا کے حضور سر بسجود ہوگیا۔ جب جان ویزلے نے خدا کی طرف دیکھنا شروع کیا تو پورے ملک کو اس نے عبادت گاہ بنا لیا۔ جب وِٹ فیلڈ نے خدا کی طرف دیکھنا شروع کیا تو لاکھوں لوگوں نے نجات پائی۔ جب جارج مُلر نے خدا کی طرف دیکھنا شروع کیا تو ہزاروں کی تعداد میں والدین کے بغیر بچوں کو جینے کا سہارا ملا اور ساتھ ہی انہوں نے نجات کا ابدی تحفہ بھی حاصل کیا۔ اب میری اور آپ کی باری ہے کہ ہم خدا کی طرف دیکھنا شروع کریں کیوں کہ وہ کل، آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔''

میرے عزیزو ہمیں کسی نئی قسم کی رویا کی ضرورت ہے۔ کیا یہ سچ نہیں؟ لیکن وہ رویا کیا ہے وہ ہے خدا کے جلال کو دیکھنے کی رویا۔ کسی اور انوکھی رویا کی ہمیں ضرورت نہیں بلکہ ہمیں خدا کے جلال کو حاصل کرنے کی رویا کی ضرورت ہے کیونکہ وہ خدا یکساں ہے اور ہمیں اس کی مرضی کی رویا حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں کلیسیاء کے بدلنے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں کسی کے بدلنے کی ضرورت نہیں، ہمیں کسی کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ انفرادی طور پر ہی خدا کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے اور پورے دل سے اس کے طلب گار ہونے کی ضرورت ہے تا کہ خدا کا جلال حاصل کرسکیں۔ **''مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔''** (متی 8:5)۔

ایک بار خدا کے زبردست خادم اور مشنری ڈاکٹر وِلبر چیکپ مین لکھتے ہیں کہ،''میں نے دعا کے زبردست طریقے کو ایک بار سیکھا، جب ہم مشن کے کام سے انگلستان میں تھے اور بہت ہی کم لوگ عبادت میں آئے ہوئے تھے۔ لیکن مجھے ایک چھوٹی پرچی ملی جس پر لکھا ہوا تھا کہ ایک امریکن مشنری ہماری خدمت کے لیے دعا مانگنے لگے ہیں کہ خدا کی برکات نازل ہوں۔ ان کا نام ہے، 'دعائیہ ہائیڈ'۔ اور پھر صرف دس منٹ لگے ہوں گے کہ سارا ہال اتنا بھر گیا کہ لوگوں کے کھڑے ہونے کی جگہ بھی باقی نہ رہی اور پہلی بار بلانے پر ہی پچاس لوگوں نے مسیح یسوع کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کرلیا۔ اور جب ہم سب لوگ عبادت کے بعد جانے لگے تو میں نے کہا، جناب ہائیڈ' میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعا مانگیں۔' وہ میرے کمرے میں آئے اور دروازہ بند کیا اور گھٹنوں کے بل جھک گئے اور پانچ منٹ تک کوئی آواز نہیں تھی صرف میرے دل کی دھڑکن مجھے سنائی دے رہی تھی اور وہ بالکل خاموش تھے، کہ اچانک مجھے احساس ہونے لگا کہ جیسے میں خدا کی

حضوری میں آ گیا ہوں اور میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ ان کا چہرہ آنسوؤں سے بھرا ہوا تھا اور پھر انہوں نے صرف لفظ 'خدا' بولا اور پھر پانچ منٹ کے لیے خاموش ہو گئے اور جب انہیں یقین ہو گیا کہ وہ خدا سے بات کر رہے ہیں تو پھر ان کے منہ سے ایسی خوبصورت دعا نکلنے لگی جو میں نے پہلے کبھی کسی سے نہیں سنی تھی۔ اور اس دن جب میں دعا سے اٹھا تو جان چکا تھا کہ حقیقی دعا مانگنے کا کیا طریقہ ہے۔ میں نے حقیقی دعا کرنا جان ہائیڈ سے سیکھا۔ میں کسی شخص کا اتنا قرض دار نہیں جتنا دعا کرنے کے حقیقی طریقے کے لیے جان ہائیڈ کا قرض دار ہوں۔ خداوند یسوع میرے لیے دوبارہ سے اور نئے طریقے سے مرکزِ نگاہ بن گیا تھا۔ اور میں یہ دعا مانگتا ہوں کہ ہر مسیحی جان ہائیڈ کی طرح دعا مانگنے والا بن جائیے'' اور خدا پاک روح ہم سب کو ایسا ہی کرنا سکھائے۔ اے میرے عزیزو آپ جو آہیں بھرتے اور پریشان رہتے ہیں کہ ہم میں قوت کی کمی ہے ذرا اس بات پر غور کریں کہ کیا آپ ایک گھنٹہ بھر بھی جاگ نہیں سکتے؟ اگر آپ جانتے ہیں کہ آپ کو پھل لگے اور خوب بابرکت پھل لگے تو وہ کوئی پھولوں کی سیج نہیں بلکہ پاک خدمت کو حاصل کرنے کے لیے خدا کے ساتھ مسلسل رفاقت رکھنی پڑتی ہے۔

باب 6 : میں دعا کیسے مانگوں؟

How Shall I Pray ?

میں دعا کیسے مانگوں؟ کیا اس سے بھی اہم سوال کسی مسیحی کے لیے ہوسکتا ہے؟ کہ میں جلال کے بادشاہ تک کیسے پہنچوں؟ دعا کے تعلق سے جب ہم مسیح کے وعدوں کو پڑھتے ہیں تو ہمیں اندازہ ہونا شروع ہوتا ہے کہ اس نے ہمارے ہاتھوں میں اتنی زیادہ قوت دے دی ہے لیکن اکثر ہم جلد بازی میں یہ بھی تصور کر لیتے ہیں کہ خداوند یسوع نے جو وعدہ کر رکھا ہے وہ پورا نہیں کر سکتا۔ اس نے کہہ رکھا ہے کہ، ''جو کچھ''، جو چاہو سو مانگو' تو وہ تمہارے لیے ہو جائے گا۔ ساتھ ہی اس نے ایک خاص طریقہ بھی بتایا کہ جو کچھ بھی مانگو وہ اس کے نام کے وسیلے مانگو۔ یہی ایک شرط ہے جو مختلف طرح سے کئی بار ہماری یاددہانی کے لیے فرمائی گئی ہے۔ اگر فرض کریں کہ ہم نے مانگا اور ہمیں نہیں ملا تو اس کا ایک ہی مطلب ہے کہ ہم نے اس کے نام کے وسیلہ نہیں مانگا۔ یعنی اس کی شرط پوری نہیں کی۔ اگر ہم اس کے سچے شاگرد ہیں یا سچے شاگرد بننا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی کسی مشکل تکلیف کو سامنے رکھ کر اس کے نام سے مانگنا چاہیے اور پھر ہم اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھیں

گے جب تک اس تکلیف یا مشکل سے چھٹکارا نہیں پا لیتے۔ آیئے ان وعدوں کو دوبارہ سے پڑھتے ہیں تا کہ ہمیں یقین دہانی ہوجائے۔ "جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے میں وہی کروں گا تا کہ باپ بیٹے میں جلال پائے، اگر میرے نام سے مجھ سے کچھ چاہو گے تو میں وہی کروں گا۔" (یوحنا14:13-14)

خداوند نے مزید یہ کہا، "اب تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا۔ مانگو تو پاؤ گے تا کہ تمہاری خوشی پوری ہوجائے۔" (یوحنا16:24)۔

خداوند یسوع نے پانچ بار یہ شرط دہرائی کہ "میرے نام سے مانگو" (یوحنا14:13-14;16:15;16:23-26,24) جو بات پانچ بار دہرائی جائے وہ انتہائی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ یہ شرط سے بہت بڑھ کر ہے۔ یہ بذاتِ خود ایک وعدہ ہی ہے جو ہمیں حوصلہ دیتا ہے کہ ہم اس کے نام سے مانگنا شروع کر دیں اور پھر اس کے وعدوں کے پورا ہونے کا تجربہ کریں۔ کیا آپ جان گئے کہ دعا میں تمام قوت کا راز ہی یسوع کا نام ہے۔ اس کے نام کا درست استعمال کرنے سے آپ اس کی قدرت کو انوکھے طریقے سے کام کرتے دیکھیں گے۔ ویسے تو اس کے نام کو غلط طریقے سے استعمال کرنے والے بہت سے ہونگے۔ خداوند نے خود فرمایا، بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے "میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔" (متی5:24) شاید بہت سے لوگ باپ سے دعا مانگتے وقت یسوع کے نام سے نہیں مانگتے اسی لیے انہیں نہیں ملتا۔ کیا ہم بھی ہر دعا مانگتے وقت یسوع مسیح کے نام سے مانگتے ہیں؟ اور بہت دفعہ دعا تو یسوع مسیح کے نام سے ہی مانگتے ہیں مگر ہماری دعائیں خودغرضی اور لالچ سے بھری ہوئی ہوتی ہیں، کیا ایسا ہی ہے؟ یعقوب نے اپنے خط میں واضح بتایا ہے کہ خدا ایسی دعاؤں کا جواب نہیں دیتا۔ کیونکہ ایسے مسیحی بے کار دعائیں مانگتے رہتے ہیں کیونکہ ان کی خواہشات درست نہیں۔ (یعقوب4:1-5) ایک غلط دعا کو آپ یسوع کا نام لگا کر درست نہیں کر سکتے! اور ایک درست دعا کبھی ناکام نہیں ہوسکتی، جی ہاں ناکام ہوسکتی ہے کیونکہ صرف الفاظ کافی نہیں خداوند یسوع کو آپ کا ایمان اور سچائی چاہیے۔ دعا کا مقصد خداوند یسوع کا جلال ظاہر کرتا ہے تا کہ "خدا باپ بیٹے میں جلال پائے۔" (یوحنا14:13) آیئے ہم تین اقدامات کے ذریعے "میرے نام سے" کے الفاظ

کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم دولت، صحت، خوشحالی، کامیابی، آسانی، سہولیات، روحانیت اور خدمت میں پھل لانا اپنے لطف پزیرائی یا مشہوری حاصل کرنے کے لیے نہیں مانگتے بلکہ مسیح کے جلال کے لیے ہی مانگتے ہیں۔ اس لیے آیئے ہم اقدامات کو سمجھیں۔

ا۔ مسیح کی کفارہ بخش موت کے باعث ہم اس کے نام سے دعا مانگتے ہیں اور جو اس کی کفارہ بخش موت کا یقین نہیں کرتے وہ اس کے نام سے دعا بھی نہیں کرتے، کیونکہ وہ محض الفاظ ہی استعمال کرتے ہیں مگر ان کا یقین نہیں کرتے اس لیے ان کی دعائیں بے اثر ہوتی ہیں۔ ہم اس بات کی گہرائی کو مسٹر موڈی کی خدمت کے آغاز سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ ایک جج جو مسیحیوں کو انتہائی برا سمجھتا تھا جب کہ وہ بہت ذہین اور سمجھدار بھی تھا۔ اس کی بیوی بہت اچھی مسیحی تھی وہ بہت پختہ ایمان رکھتی تھی اور ڈی ۔ایل موڈی کی دعائیہ میٹنگز میں ضرور شرکت کرتی تھی اس نے مسٹر موڈی سے درخواست کی کہ وہ اس کے شوہر سے بات کریں اور انہیں مسیح پر ایمان لانے کے لیے کلام سنائیں۔ مسٹر موڈی شروع میں جھجک رہے تھے کہ ایسے نک چڑھے شخص سے وہ کیا بات کریں۔ آخر کار انہوں نے اس سے بات کی اور اسے کلام سنایا لیکن وہ شخص ہنسنے لگا اور کہنے لگا کہ مجھے ان باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں تب مسٹر موڈی نے اسے کہا کہ جب بھی آپ مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کریں تو مجھے ضرور بتائیں۔ اس نے جواب میں ہنستے ہوئے کہا کہ ''جی ہاں، میں ضرور آپ کو بتاؤں گا: اگر میں کبھی تبدیل ہوا۔''

مسٹر مُوڈی اپنی راہ چلے گئے اور مکمل طور پر دعا مانگنے پر بھروسہ کرنے لگے۔ پھر ایک ہی برس کے اندر وہ جج بدل گیا اور اس نے مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کر لیا اور اس نے اپنا وعدہ یاد رکھا اور اسے نبھاتے ہوئے اس نے آکر مسٹر مُوڈی کو بتایا بھی کہ اس نے کیسے مسیح کو قبول کیا! وہ کہنے لگا کہ، ایک رات میں بہت پریشان تھا مجھے بہت بے چینی ہو رہی تھی اور میری بیوی ایک دعائیہ میٹنگ پر گئی ہوئی تھی۔ میں اس کے آنے سے پہلے ہی سونے کے لیے لیٹ گیا لیکن میں ساری رات سو نہ سکا۔ صبح میں جلد ہی اٹھ گیا، اور بیوی سے کہا کہ مجھے ناشتہ بھی نہیں چاہیے اور پھر میں دفتر چلا گیا۔ میں نے دفتر میں موجود عملے کو چھٹی دے دی اور جو اپنے دفتر میں دروازہ بند کر کے بیٹھ گیا لیکن کسی پل چین نہیں تھا تو آخر کار میں اپنے گھٹنوں کے بل گر گیا اور خدا سے اپنے

گناہوں کی معافی مانگی لیکن مسیح کی قربانی پر ایمان نہیں لا رہا تھا کیونکہ میں وحدانیت کو ماننے والا الحادی تھا۔ میں پریشانی میں ویسے ہی مبتلا رہا اور اسی طرح خدا سے دعا مانگی کہ خدایا میرے گناہ معاف فرما لیکن کوئی جواب نہیں تھا۔ آخر کار تنگ آ کر میں نے چلا کر بلند آواز سے دعا کی کہ اے خدا میرے گناہوں کو یسوع کے نام کی خاطر معاف کر اور پھر اسی لمحے میرے دل میں اطمینان اور سکون اتر گیا۔'' اس جج کو سکون کس کے نام سے ملا؟ یسوع کے نام سے۔ جب اس نے یسوع کا نام لے کر دعا مانگی تو پھر اسکی سنی گئی اور اسے معافی ملی۔ ہم خداوند کو اس کے نام سے جب بھی پکارتے ہیں تو اس کے خون کے وسیلے خریدی ہوئی تمام چیزیں ہمارے لیے میسر ہیں جس کی وجہ سے ہمیں پاک ترین مکان میں جانے کی دیری ہوتی ہے، اور وجہ صرف خداوند یسوع کا خون ہے۔ (عبرانیوں 19:10)۔ پاک ترین مکان میں داخلے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے خداوند یسوع کا خون۔ ''اس کے نام سے'' کی گہرائی ابھی تو شروع ہوئی ہے۔

۲۔ یسوع ''کے نام سے'' دعا مانگنے کی سب سے عمومی مثال جو دی جاتی ہے وہ بینک سے چیک کے ذریعے پیسہ نکلوانے کی مانند ہے۔ لیکن میں اپنے اکاؤنٹ سے صرف اتنا ہی پیسہ نکلوا سکتا ہوں جتنا میں نے وہاں جمع کروایا ہے میں اپنے نام سے اس سے زیادہ پیسہ نہیں نکلوا سکتا اور میں کسی دوسرے بینک میں جا کر جہاں میرا اکاؤنٹ ہی نہیں اپنے نام سے پیسہ کیسے نکلوا سکتا ہوں؟ لیکن فرض کیجئے ایک انتہائی امیر شخص میرا دوست ہے اور اس کے بینک اکاؤنٹ میں بہت سارا پیسہ ہے وہ مجھے ایک بلینک چیک یعنی خالی چیک دیتا ہے جس پر اس نے دستخط کر رکھے ہیں اور مجھے کہا کہ اپنی مرضی کی رقم اس پر بھر لوں۔ وہ میرا دوست ہے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ کیا مجھے اپنی حالیہ ضرورت پوری کرنی چاہیے یا جتنا دل چاہے اتنی رقم بھر لوں؟ میں اپنے دوست کی خاطر اور اپنی عزت کی خاطر کوئی ایسا کام نہیں کروں گا جس سے ہماری بے عزتی ہو۔ کچھ خادمین ہمیں بتاتے آئے ہیں کہ آسمان ہمارا بینک ہے۔ اور خدا عظیم ترین ماہرِ معیشت ہے کیونکہ، **''ہر اچھی بخشش اور ہر کامل انعام اوپر سے ہے اور نوروں کے باپ کی طرف سے ملتا ہے۔''** (یعقوب 17:1) ہمیں آسمانی بینک سے چیزیں حاصل کرنے کے لے ''چیک'' کی ضرورت ہے اور خداوند یسوع نے ہمیں بلینک چیک کی صورت میں دعا مہیا کی ہے اور یہ کہتا ہے

کہ ''میرے نام سے جو کچھ مانگو گے'' تو ملے گا۔یعنی اپنا چیک میرے نام سے پیش کرنا تو تمہاری درخواست ضرور پوری کی جائے گی۔ خدا کے ایک مشہور خادم یہ کہتے ہیں کہ ''جب میں آسمانی بینک جاتا ہوں تو میرے پاس وہاں جمع کروانے کے لیے کچھ نہیں ہوتا صرف دعا ہوتی ہے اور جب میں اپنے ہی نام سے وہاں کچھ لینے جاؤں تو مجھے کچھ بھی نہیں ملے گا۔مگر خداوند یسوع کے اکاؤنٹ کی بات کروں تو سارا آسمانی بینک اور اس میں موجود لامحدود دولت، برکات، نعمتیں، خوشیاں، چاہتیں، عزتیں، حشمتیں اور سب اچھائیاں اس کی ہیں۔ وہ ان کا مالک اور وارث ہے، اس نے مجھے یہ فضل بخشا ہے کہ میں اس کے نام سے اپنا چیک کیش کرواسکتا ہوں یعنی میری دعاؤں کی قدر اس وقت ہوگی جب میں یسوع کے نام سے خدا کے حضور جاتا ہوں تو میری دعائیں سنی جائیں گی ورنہ ہماری کسی دعا کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ایک خاص بات ہمیں ضرور یاد رکھنا چاہیے کہ چیک کسی کمپنی، ادارے یا حکومت سے کیش کروانا ہوتا تو شاید کوئی بھی زیادہ سے زیادہ رقم نکلوانے کی آزمائش میں پڑسکتا ہے۔مگر ہمارے لیے سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم اپنے ہی آسمانی باپ کے پاس آتے ہیں جو ہم سے بے پناہ پیار کرتا ہے اور ہم بھی پورے دل سے اس سے محبت کرتے ہیں اور بار بار اس کی حضوری میں آسکتے ہیں اور جب چیک کیش کروانے کی مثال دی جارہی ہے تو پھر آسمانی بینک سے جو کچھ بھی کیش کروانا ہے وہ اپنے آسمانی باپ کی عزت اور جلال کا باعث ہونا چاہیے۔یعنی وہی کچھ مانگیں جو اس کی نظر میں پسندیدہ ہو۔کہیں کوئی ایسی دعا نہ ہو جو اس کی بزرگی ظاہر نہ کر رہی ہو یا ہماری کوئی خواہش ''چیک'' اس کے پاک نام کی بے عزتی کا باعث نہ ہو۔کیونکہ یہ سچ ہے کہ اس کے ذخائر لامحدود ہیں، اس کے خزانوں کا کوئی شمار نہیں مگر اس کی عزت، حشمت، بزرگی اور جلال سب سے افضل ہے۔

آسمانی بینک سے خالی ہاتھ آنے کا ہم سب کو تجربہ ہوا ہوگا یعنی میرے عزیز وہم سب نے کئی بار تجربہ کیا ہوگا کہ ہماری دعاؤں کا جواب نہ ملا ہو؟ حالانکہ ہم نے مسیح کے نام سے دعا مانگی ہوتی ہے پھر بھی دعا کا جواب نہیں ملتا؟ ہم کہاں ناکام ہوئے؟ اس کی بڑی وجہ شاید یہ تو نہیں کہ ہم نے خدا کی مرضی کے مطابق دعا نہیں مانگی؟ ہمیں اس کی مرضی سے کبھی بھی تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ میں آپ کو ایک خاص گواہی پیش کرتا ہوں جو ہمارے لیے دعا کے بارے میں سیکھنے میں کافی مددگار ثابت ہوگی۔ میرے ایک دوست نے ایک بار مجھے اپنے دفتر

بلایا اور مجھے ایک چیک لکھ کر دیا وہ مجھے دس پاؤنڈ تحفے کے طور پر دینا چاہ رہا تھا وہ بہت امیر شخص تھا اور میرا بہت اچھا دوست ہے۔ اس نے چیک پر رقم لکھی اور اپنے دستخط کر کے میرے نام سے چیک لکھ کر دے دیا اور کہا کہ میں برائے مہربانی بینک جا کر چیک سے رقم نکلوالوں۔ جب میں بینک پہنچا تو کاؤنٹر پر موجود کلرک کو چیک دیتے ہوئے میں نے کہا کہ کیا اس رقم کا چیک یہاں کیش ہو جائے گا؟ جی ہاں جناب اس نے حیرانگی سے میری طرف دیکھتے ہوئے۔ میں نے ہنستے ہوئے کہا ''دس پاؤنڈ''! نہیں جناب، کلرک نے کہا یہ چیک ایک ہزار پاؤنڈ کا ہے اس کو کیش کروانے میں کوئی مشکل نہیں۔ میں سکتے میں آ گیا، میرا دوست کافی امیر ہے اور اس کو بڑی رقم کے چیک لکھنے کی عادت ہے اس لیے اس نے جلدی میں دس پاؤنڈ کی جگہ ہزار پاؤنڈ لکھ دیا تھا، اب قانونی طور پر وہ چیک میرا تھا اس پر میرے دوست کے دستخط تھے اور میں اس کا مالک بھی تھا کیوں کہ وہ میرے نام سے لکھا گیا تھا اور میرے دوست کے اکاؤنٹ میں کافی رقم بھی موجود تھی۔ اب سوال یہ تھا کہ کیا میں وہ تحفہ نہ لوں؟ حالانکہ وہ میرے لیے ہی چیک لکھا گیا تھا تو پھر میں وہ رقم کیوں نہ لوں؟ جواب یہ ہے کہ وہ میرا دوست تھا جس نے مجھے چیک دیا تھا وہ فراخدلی سے مجھے وہ تحفہ دے رہا تھا۔ اس کی نیک خواہشات سے میں واقف تھا۔ وہ سچائی سے مجھے دس پاؤنڈ دینا چاہ رہا تھا اور میں اس کی محبت اور اعتبار کو کبھی دھوکہ نہیں دے سکتا تھا۔ میں آئندہ کے لیے اپنے دوست کی قیمتی دوستی سے ہاتھ دھونا نہیں چاہتا تھا۔ اس لیے میں وہ چیک لے کر واپس اپنے دوست کے دفتر پہنچا اور اسے وہ چیک دکھایا۔ وہ میری ایمانداری سے بہت خوش ہوا وہ مجھے مزید رقم دینا چاہتا تھا لیکن میں نے صرف دس پاؤنڈ ہی لیے۔ جب ہم دعا مانگتے ہیں تو اس گواہی کی طرح ہمیں بھی اپنے پیارے دوست یعنی پیارے آسمانی باپ کی مرضی کو جاننے کی ضرورت ہے تا کہ ہم کہیں اس سے ''ہزار پاؤنڈ'' ہی نہ مانگ رہے ہوں جب کہ ہماری ضرورت صرف ''دس پاؤنڈ'' کی ہو۔ کیونکہ ہمارا آسمانی ہماری ہر ضرورت سے واقف ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ہم بار بار اس کی حضوری میں آئیں اور اپنی ہر ضرورت اس کے سامنے رکھیں تا کہ وہ اپنے لامحدود ذخائر سے ہماری ضرورتوں کو پورا کرے، تا کہ اس کا نام جلال پائے۔ یوحنا رسول ہمارے سیکھنے کے لیے لکھتا ہے، **''اگر اس کی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے۔''** (۱۔ یوحنا 14:5)

ہمارے آسمانی دوست نے ہمیں بلینک چیک دیا ہے اور ہم پر چھوڑ دیا ہے ہم اپنی مرضی کی رقم اس پر بھر لیں۔ لیکن وہ یہ بھی چاہتا ہے ہم اس کی مرضی کے موافق چیک پر رقم بھریں کیونکہ جب ہم اس سے محبت رکھتے ہیں تو پھر اس کی مرضی کو افضل سمجھیں گے اور ہمیشہ وہی کرنے کی کوشش کریں گے جو ہمارے آسمانی باپ کی مرضی کے موافق ہوگا۔ کیونکہ اگر ایسا نہیں کریں گے تو پھر ہمارے لیے چیزیں مشکل کا باعث بھی بن سکتی ہیں اور آسمانی باپ نہیں چاہتا کہ ہم کسی بھی قسم کی مشکل کا شکار ہوں۔ لیکن ہمارے ساتھ مسئلہ دوسرا بھی ہوسکتا ہے کہ خدا نے ہمیں بلینک چیک دیا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ہم دس پاؤنڈ مانگیں مگر ہم لوگ شاید ایک پاؤنڈ مانگنے لگ جاتے ہیں۔ کیا اس طرح ہمارے دوست کی بے عزتی نہیں ہوگی؟ کیا ہم نے اس کی مرضٰ کے مطابق مانگا؟ کیا ہم نے اس کی مرضی کے خلاف نہیں مانگا؟ کیا ہم ''اس کی دولت کے موافق جو جلالی'' ہے مانگ رہے ہیں؟ ہم نے اس نکتے کو سمجھنا ہے کہ ہم جب بھی دعا مانگیں تو یاد رکھیں کہ ہم ''مسیح کے نام سے'' مانگیں اور ''اس کی مرضی کے موافق'' مانگیں، تا کہ ہماری دعائیں سنی جائیں اور ہمیں تمام دعاؤں کا جواب بھی بہترین ملنے والا ہے۔

۳۔ ہم نے ابھی تک ''میرے نام سے'' الفاظ کی وسعت کو بہتر طور پر نہیں جانا۔ ہم سب سمجھتے ہیں کہ کسی کے نام کا استعمال کرتے ہوئے کچھ کام کرنا یا چیز لینے کا کیا مطلب ہے۔ اس لیے ہم کسی بھی ایسے شخص کو اپنا نام استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے جس پر ہم بھروسہ نہیں کرتے تا کہ وہ کہیں ہمارے بھروسے کا غلط استعمال کرتے ہوئے ہمارے نام کو بدنام نہ کرے اور ہمارے نام کی بے عزتی نہ کرے۔ جیجازی نے الیشع نبی کے نام کا غلط استعمال کیا جب وہ نعمان کے پیچھے بھاگا تا کہ دولت حاصل کرے مگر اس کے ساتھ ہی اسے اپنی برائی کی وجہ سے اپنی پوری نسل کے لیے لعنت بھی ملی۔ ایک کلرک اس وقت تک ہی اپنے مالک کا نام استعمال کر کے کافی زیادہ روپے پیسے کا لین دین کر سکتا ہے جب تک مالک کو اس پر اعتماد ہے اور وہ پیسے کا استعمال بھی مالک کے لیے ہی کرتا ہے اپنے لیے نہیں۔ ہمارے مالک خداوند یسوع مسیح نے بھی اپنی دولت ہمارے حوالے کر رکھی ہے اور ہمیں اس کے نام سے خدا کی حضوری میں جانا ہے اور اپنے لیے مہیا کی گئی دولت لینی ہے تا کہ اس کے جلال کے لیے استعمال کر سکیں۔ جب ہم چیک لے کر بینک میں جاتے ہیں تو بینک والا چیک پر موجود دستخط دیکھ کر ان کے اصل ہونے کی

تصدیق کرتا ہے پھر یہ تصدیق کرتا ہے کہ آیا ہم ہی رقم وصول کرنے والے ہیں یا نہیں۔ اس کے علاوہ وہ ہمارے کردار کے بارے میں کوئی سند نہیں مانگتا۔ نہ ہی اسے یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ ہم اس رقم کو وصول کر کے کہاں یا کیسے استعمال کریں گے۔

آسمانی بینک میں ایسا نہیں ہے۔ جی ہاں یہ نکتہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ جب ہم آسمانی بینک سے یسوع مسیح کے نام سے اس کی لامحدود دولت سے حاصل کرنے جاتے ہیں تو خدا جاننا چاہتا ہے کہ آیا ہم اس قابل بھی ہیں کہ مسیح کی عظیم دولت کو حاصل کر سکیں یہاں قابل ہونے سے مراد ہے کہ ہم اس کو کس کے جلال کے لیے استعمال کرنے والے ہیں اپنے جلال یا اپنی ذاتی اعتراض و مقاصد کے لیے یا پھر خدا کے جلال کے لیے استعمال کریں گے۔ خدا کا کلام ہم پر واضح کرتا ہے، **"تم مانگتے ہو اور پاتے نہیں اس لیے کہ بری نیت سے مانگتے ہو تا کہ اپنی عیش و عشرت میں خرچ کرو۔"** (یعقوب 3:4)

عظیم آسمانی بینکر ہمارے چیک اس وقت تک کیش نہیں کرے گا جب تک ہماری نیت درست نہیں ہوتی۔ کیا یہی وجہ تو نہیں کہ بہت سے لوگ دعاؤں کا جواب حاصل نہیں کر پاتے۔ مسیح کے نام کے ساتھ اس کی شخصیت اور خصوصیات بھی جڑی ہوئی ہیں۔ یعنی جب اس کے نام دعا مانگیں تو اس جیسی شخصیت اور اس جیسی خصوصیات رکھنا بھی ضروری ہیں پھر اس کی مرضی کے مطابق مانگنا ضروری ہے۔ اس جیسی خصوصیات کے لیے اس کی طرح سوچنا، دیکھنا، بولنا اور عمل کرنا ہے اور اپنی عزت نہیں بلکہ اس کی عزت اور جلال کے لیے مانگنا ہے۔ ہماری مرضی اس کی مرضی میں ڈھلنا شروع ہو جائے یعنی ہم کلام کے مطابق پاک روح کی راہنمائی میں زندگی بسر کریں تو پھر اس کی مرضی پوری کر رہے ہیں۔

اے میرے عزیزو! کیا دعا مانگنا خدا کے فرزندو کی پہنچ سے باہر تو محسوس نہیں ہو رہا؟ ہرگز ایسا نہیں ہے۔ خداوند یسوع نے کہا کہ **"دوسرا مددگار۔۔۔باپ اسے میرے نام سے بھیجے گا۔"** (یوحنا 26:14) خداوند یسوع ہمیں اس مددگار کے وسیلے زندگی گزارنے کے لیے کہہ رہا تھا کیوں کہ پَولُس رسول کے وسیلے خداوند فرماتا ہے کہ، **"جتنے خدا کے روح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں۔"** (رومیوں 8/14) یعنی خدا کے فرزند بننے والے لوگ ہی خدا کو اے ہمارے باپ کہہ

کر پکار سکتے ہیں۔یعنی جو خدا کے روح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا باپ سے دعا مانگ سکتے ہیں وہی مسیح کے نام سے باپ سے مانگ سکتے ہیں۔ جیسے خداوند نے پولُس جو نرسیس کا ساؤل تھا اس کے حق میں کہا کہ "یہ قوموں، بادشاہوں، اور بنی اسرائیل پر میرا نام ظاہر کرنے کا میرا چُنا ہوا وسیلہ ہے۔" (اعمال15:9)

اس لیے پولُس کہتا ہے کہ خدا کو پسند آیا کہ مجھ میں اپنے بیٹے کو ظاہر کرے۔یعنی ہمیں بھی لوگوں کے سامنے خدا کے بیٹے یسوع کو اپنی زندگی سے ظاہر کرنا ہے کیونکہ تب ہی ہماری زندگی سے یسوع کا نام ظاہر ہوگا۔اس کی خصوصیات ظاہر ہوں گی اور خداوند یسوع نے فرمایا کہ، "اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو، وہ تمہارے لیے ہوجائے گا۔" (یوحنا7:15)۔خداوند یسوع کا نام ہماری زندگی سے اس وقت ظاہر ہوگا جب ہم اس میں قائم رہیں اور اس کی باتیں (کلام) ہم میں قائم رہیں یعنی جب ہم کلام پر عمل کرتے رہیں تو جو کچھ بھی مانگیں گے وہ ہمیں دے گا۔اب آپ خداوند کے ان تینوں وعدوں کو یاد کیجئے جن کا مطلب اور مقصد بالکل ایک جیسا ہے۔

(۱)"میرے نام سے مجھ سے کچھ بھی مانگو میں وہی کروں گا۔" (یوحنا13:14)

(۲) "اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لیے ہو جائے گا۔" (یوحنا7:15)

(۳)"اگر اس کی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے" (۱۔یوحنا14:5)۔

یوحنا رسول کے وسیلے ہم اس بات کا خلاصہ یوں سمجھ سکتے ہیں، "جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہمیں اس کی طرف سے ملتا ہے کیونکہ ہم اس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں اور جو کچھ وہ پسند کرتا ہے اسے بجا لاتے ہیں۔" (۱۔یوحنا22:3)

جب ہم وہ کریں گے جو وہ کہتا ہے تو پھر جو ہم کہیں گے وہ کرے گا!

خدا کی سنیں گے تو خدا آپ کی سنے گا۔ہم اس کے مقرر کردہ بادشاہی کے مختار ہیں اس لیے اس کی مرضی کے مطابق مانگیں تو ہمیں ضرور ملے گا۔

خدا کی مرضی جاننے کی ہم سب خواہش رکھتے ہیں لیکن بہت سے لوگ خدا کی اس عظیم اور جلالی دولت کے بجائے دنیا کی خواہشات کے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ خدا کی مرضی ہمارے لیے بہترین ہے اور سب سے بڑھ کر خوشی کی بات یہ ہے کہ خدا ہمیں برکت دینے کے لیے منتظر ہے تا کہ وہ ہمیں برکت دے کر برکت کا باعث بنائے۔ جب کہ ہم اپنی خواہشات کی پیروی میں ہمیشہ اپنا اور اپنے پیاروں کا نقصان ہی کرتے ہیں۔ کیونکہ کہ جب اس کی مرضی سے دور جائیں گے تو تباہی ہمارا مقدر ہوگی۔ اس لیے اے عزیزو! خدا پر مکمل اور بھرپور بھروسہ کیوں نہ کیا جائے؟ اور اپنے آپ کو پاکیزگی کے لیے کیوں نہ تیار کیا جائے؟ کیوں کہ ہمارے خداوند یسوع نے ہمیں دعا مانگنے کے لیے جو کہا ہے۔ اس کا واضح مطلب ہے پاکیزہ زندگی بسر کرنا۔ کیونکہ پاکیزگی کے بغیر کوئی خدا کو نہیں دیکھ سکتا اور نہ ہی موثر طور پر دعا مانگ سکتا ہے۔ اور جب ہم یہ اقرار کرتے ہیں کہ ہماری کوئی دعا قبول نہیں ہوگی تو ہم خدا پر یا اس کے وعدوں پر یا دعا کی طاقت پر ہرگز نہیں بلکہ اپنے آپ پر الزام لگا رہے ہوتے ہیں کہ ہم میں حقیقتاً روحانیت کی کمی ہے اور ہم روحانیت کے معیار پر پورے نہیں اتر رہے۔ دعا سے بڑھ کر روحانیت کا امتحان اور کیا ہوسکتا ہے۔ جو بھی دعا کرنے میں جلدی کرتا ہے وہ جان لے کہ خدا کی نظر میں کس مقام پر ہے۔ ہم فاتح مسیحی زندگی بھی اس وقت گزارتے ہیں جب ہم زیادہ دعا مانگتے ہیں۔

اگر ہم دعا کم مانگتے ہیں تو کمزور اور اکثر بے پھل مسیحی زندگی کا شکار ہوسکتے ہیں۔ ہمیں یسوع کے نام سے اور اس کی مرضی کے مطابق مانگنے کی ضرورت ہے۔ ہم یقینی طور پر خدا کی مرضی جان سکتے ہیں۔ پولس رسول نے کہا، "ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا۔" (فلپیوں 5:2) پھر مزید یہ بھی کہتا ہے کہ "ہم میں مسیح کی عقل ہے" (ا۔کرنتھیوں 16:2)

پھر ہم خدا کی مرضی کیسے جانیں؟ زبور نویس ہمیں اس کا آسان سا طریقہ بتا دیتا ہے۔ "خداوند کے راز کو وہی جانتے ہیں جو اس سے ڈرتے ہیں" (زبور 14:25) اور خدا کے احکامات پر عمل کرنا ہی خدا کی مرضی پر عمل کرنا ہے۔ "میں تیرے قوانین پر غور کروں گا اور تیری راہوں کا لحاظ رکھوں گا۔" (زبور 15:119)۔ یسوع نے فرمایا کہ، "میرا حکم یہ ہے کہ جیسے میں نے تم سے محبت رکھی تم

بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔“ (یوحنا12:15)

سب سے پہلی بات خدا کی مرضی کے متعلق یہ ہے کہ خدا اپنی مرضی اس وقت تک ظاہر نہیں کرتا جب تک ہم اس کی مرضی جاننے اور پھر اس کے مطابق عمل کرنے کی خواہش ظاہر نہیں کرتے۔ آپ دیکھ لیجئے آج ہزاروں لاکھوں مسیحی خدا کے کلام کے مطابق اسی لیے زندگی نہیں گزار رہے۔ ہم صرف خدا کی مرضی جان لینے کی حد تک اگر رہیں گے اور اس کے مطابق عمل نہیں کریں گے تو پھر نتیجہ انتہائی بھیانک ہوسکتا ہے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ، ”اگر کوئی اس کی مرضی پر چلنا چاہے تو وہ اس تعلیم کی بابت جان جائے گا۔“ (یوحنا17:7) خدا کی کامل مرضی اس کے کلام میں مقدس صحائف میں واضح لکھی ہوئی ہے۔ جو وعدہ اس نے کلام میں کیا ہے وہ اس کی مرضی کے عین مطابق ہے۔ مثلاً، میں بڑے اعتماد کے ساتھ حکمت مانگ سکتا کیونکہ اس کے کلام میں فرمایا گیا ہے، ”اگر کسی میں حکمت کی کمی ہو تو خدا سے مانگے اسے دی جائے گی۔“ (یعقوب 5:1) ہم موثر دعا اس وقت تک نہیں مانگ سکتے جب تک ہم کلامِ خدا کا مطالعہ نہیں کرتے اور اس کی مرضی کو نہیں جانتے۔ اس کے ساتھ ہی پاک روح دعا کرنے میں ہمارا مددگار ہے۔ پولُس رسول اس بارے میں لکھتا ہے، ”اسی طرح روح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے کیونکہ جس طور سے ہم کو دعا کرنا چاہیے ہم نہیں جانتے مگر روح خود ایسی آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے جن کا بیان نہیں ہوسکتا۔ اور دلوں کو پرکھنے والا جانتا ہے کہ روح کی کیا نیت ہے کیونکہ وہ خدا کی مرضی کے موافق مقدسوں کی شفاعت کرتا ہے۔“ (رومیوں8:26-27) کیسے تسلی بخش الفاظ ہیں کہ ہماری دعاؤں کو موثر بنانے والا روح القدوس ہر وقت ہماری شفاعت کرتا اور ہمارے لیے دعا مانگتا رہتا ہے۔ خداوند کا نام مبارک ہو جس نے ہم سے بڑے بڑے وعدے کیے اور ہماری فکر کرتا ہے تاکہ ہم اس سے دعا مانگیں اور وہ ہماری سنے اور ہماری دعاؤں کا موثر جواب ہمیں دے، ہمارے آسمانی باپ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ اپنے مانگنے والوں کو روح القدوس دے گا (لوقا11:13) اور ہر ایک اچھی چیز بھی (متی 7:11) اے خدا کے لوگو!

آپ نے یقیناً دعائیں مانگی ہوں گی۔ آپ اکثر دعا مانگتے رہتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے اپنی کمزوری، سستی اور کاہلی کا اقرار بھی کیا ہوگا لیکن کیا آپ نے یسوع کے نام سے دعا مانگی؟ اور اگر اس کے نام سے مانگی بھی ہے تو کیا آپ نے خدا کی مرضی کے مطابق دعا مانگی؟ کہیں زندگی میں کوئی گناہ تو نہیں جس کا اقرار نہیں کیا گیا؟ کیونکہ ایک معمولی سا گناہ بھی آپ کی خوشی اور شادمانی کے ساتھ دعا میں موثر پن چھین سکتا ہے اور آپ کو خدا کے لیے ناکارہ کر سکتا ہے۔ اس لیے خدا کے فضل اور جلال کو موثر طور پر اپنی زندگی میں استعمال کرنے کے لیے خدا کی مرضی کو اپنانا شروع کریں اور اپنی ہر چھوٹی سے چھوٹی غلطی اور کمزوری کا اقرار کریں تو آپ دیکھیں گے کہ خدا کی مرضی وخواہش یہ ہے کہ آپ پر اپنا فضل اور جلال کثرت سے ظاہر کرے۔ کیونکہ وہ آپ کی دعاؤں کو سننے کے لیے بے تاب ہے۔ اسی لیے اس نے آپ کو پاک روح دیا ہے وہ آپ کی شفاعت کرتا ہے تو پھر کون سی چیز آپ کو دعا مانگنے سے روک سکتی ہے؟ ہم دعا مانگ سکتے ہیں! ہم ضرور دعا مانگیں گے! اور کہیں گے "**اے خداوند میں کیا کروں؟**" (اعمال 10:22) اور جو وہ کہتا ہے وہ ہم نے ضرور کرنا ہے۔۔۔ جاری ہے۔۔۔

آج بہت اولادیں یعنی بہت سے معاشرے اخلاقی و روحانی تنزلی کا شکار ہیں اور اگر آپ پتہ چلائیں اور تحقیق کریں تو ثابت یہ ہوگا کہ ایسی صورتحال کے پیچھے بہت سے وہ باپ ہیں جنہوں نے اپنی اولاد پر توجہ نہیں دی۔ آپ خدا کی عبادت بھی گھر میں نہیں کرنا چاہتے مگر گھر میں خدا کی برکات اور اطمینان بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ سب کیسے حاصل کریں گے؟ گھر میں روزانہ دعا وعبادت ہماری بہت سی نفسانی وجسمانی خواہشات کو قابو میں رکھنے کا ایک بہترین اور بابرکت ذریعہ ہے۔ خاندانی عبادت کا حتمی فائدہ خداوند کی حضوری اور برکات حاصل کرنے کا عمدہ ذریعہ ہے، کیونکہ اس کو اس ایک ذمہ داری کی طرح پورا کرنے والوں کے لئے اس کا ایک خاص وعدہ بھی ہے، "**جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہیں وہاں میں ان کے بیچ میں ہوں۔**" (متی 20:18)۔

کیونکہ بہت سے افراد ایسے ہیں جو شخصی دعا کی نسبت خاندانی دعا میں زیادہ برکت پاتے اور روحانی ترقی کرتے ہیں۔ ہوسکتا ہے آپ کے گھر میں بھی ایسے افراد موجود ہوں۔ تو پھر آپ کس طرح اپنے گھر میں خاندانی عبادت بلا ناغہ کریں گے، آپ کو سوچنا اور عمل کرنا ہے۔